





وَكُفِّرْ بِنُورِهِ وَيَكُنْ كَالْبَرْقِ كَرِيمٍ

الحمد لله والنت كہ کتاب لاجواب

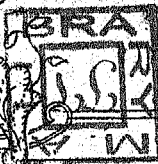
یعنی رسالہ

# مرآة الحجاب

RE-ACCESSIONED

مؤلفہ خوش فکر و خوش آئین جناب منشی محسین الدین صاحبین ناب ہر شہدہ  
کشتی اگرہ

مطبع افتاب احمدی کراچی  
دعوتِ افاضیہ جہانگیرہ کراچی



۸۵۷



# اعلان

حضرت ابو قحیتہ کلاس نادرا الوجود و نایاب رسالہ کی تجویز کی جاتی  
وہ بلحاظ حسن مطالبہ اعلیٰ مضامین کی سیطرہ پر اسکے بے انتہا خوبیوں کے  
مقابلہ کی نہیں ہو سکتی لیکن چونکہ اسکی اشاعت کا منشاء محض نفع ساری خلائق  
و رفار عام ہوا وجہ سے اسکی قیمت صرف پانچ روپے سالانہ صرف ۳۰ روپے  
محصولہ لاکہ ہی گئی ہو شائقین باتگین قیمت مذکور یا ٹکٹ بھیج کر بہت جلد  
سے طلب فرمایا میں اور اسکے ملاحظہ سے لطف تازہ و معلومات بہ اندازہ  
حاصل کریں۔

المشہر محمد فخر الدین محلہ کچہر گھاٹ آگرہ

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U585



ایک حضرت مولوی محمد حسین صاحب ایڈیٹر پرنسپل مسلمان احمد آبادی موجودہ پردہ ستورات کے سخت مخالفین اور کٹا خیال ہے کہ پردہ مروجہ ہندو بالکل خلاف شرع ہے اسکی کہ بدولت قوم نکلیت۔ افلاس اور ادب اور بائیں گرفتار ہے اور تا وقتیکہ ہند کی مسلمان عورتیں پردہ سے مستکشی اختیار کریں فلاح و اصلاح قوم ممکن نہیں۔ اور اگر اس پردہ کی جو آجکل ہند میں رائج ہے یہی کیفیت ہری تو مسلمان ہند کی حالت روز بروز اس سے زیادہ برتر ہو تی جائیگی اور ہم ایسے تنزل روز افزون میں ترقی داعی علاج حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہ ہونگے سخت و تاج حکمت سلطوت دولت عزت عورت وقعت صنعت و تجارت و خوشگوار قسم کی ترقی و بہبودی خیر یاد کہ کراسی پردہ داری کے باعث ہم سے خفست ہو ئو اور تا وقتیکہ پردہ داری کے الت کو حرف ملت سچکر دو دنیا جاو یعنی پردہ داری اختیار نہ کیا وے۔ اسوقت تک ہم اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے کیا خوب لطف یہ ہے کہ وہ حضرت صرت اسی پر اکٹھا نہیں کرتے بلکہ یہی فرماتے ہیں کہ مسلمان عورتیں حضرت صلعم کے وقت سے ایک عرصہ دراز تک اسی طرح پر آوارہ رہے پردہ یہی ہیں جیسے آجکل یورپین لیڈیز وہ آزادی کیساتھ ہندو قوم میں گئی حاصل کر سکتی ہیں اور بالکل بے حجابانہ اور بیاد کا نہ طور پر بازاروں، سیلون، تماشوں، لٹریوں اور دیگر عام مقامات پر اسی طرح جا سکتی ہیں۔ جیسے ایکسپرڈ موجودہ پردہ ہمارا ہی مرجہ ہے قرآن و حدیث نے اسلام کو کہیں اور کسی وقت میں پردہ کی اجازت نہیں دی اور جو شخص موجودہ پردہ ہند کو شرعی ثابت کر دے گا اسکو سورج و انعام دیا جائیگا۔ ہم ناظرین کی انکھی کی واسطے مولوی محمد حسین صاحب کا اشتہار یہی مجتہد ذیل میں درج کرتے ہیں۔ ”ہم اس وجود غیر شرعی پردہ کے جو دراصل ایک قسم کا جبر و انانیت مسلمانوں پر ہے اسلئے مخالف ہیں کہ جو سخت معتزین قوم مسلمان ہند کو اسکی وجہ سے پہنچ رہی ہیں وہ درجہ جابرین وہ دنیا میں بچہ صحت۔ لیاقت اور دولت حاصل کریں اور اس تنگدستی اور افلاس کی بلا سے رسانی پائیں اور میدان ترقی میں دوسری قوموں سے پیچھے نہ رہیں۔ اگر ہمارے خیال غلط ہے تو دوبارہ تنک کے سامنے پیش کرنے سے درست ہو جائیگا۔ اسلئے ہم بعد از تنقید وادہ ہیں کہ جو کہ حضرت مولوی صاحب مجتہد صاحب۔ یا میر صاحب۔ اس وجود پردہ جس لشوان کو قرآن شریف اور احادیث مقدسہ ثابت فرمائیے تو ان کی خدمت میں ایکسپرڈ کا انعام بطور نذرینہ پیش کیا جائیگا۔ حضرات مدبران اخبار کی خدمت میں بھی انھاس ہے کہ براہ ہمد۔ دسی انزال المسلمین ہند اس اشتہار کو اپنے اخبار میں لکھنا۔ اخبار دارالامین ایک یا کئی بار طبع فرما کر شکور و ممنون فرمائیے فقط۔ المشفق خادم الملک محمد حسین“



اگرچہ مسئلہ پردہ مستورات اسلام میں ایک ایسا بین اور مسلم الذیوت مسئلہ ہے کہ جو اسلامی دنیا میں مثل قصاب چمک رہا ہے۔ جسکی اقلیت میں اسلام کے کسی فرقہ کو بھی کلام نہیں۔ جسکی صداقت میں آیات قرآنی و کتب احادیث میں ہزاروں حدیثیں پکار پکار کر آواز بلند شہادت دے رہے ہیں اور قوم کا ہر ذمی علم اوسکو باحسن الوجہ شرعی ثابت کر سکتا ہو اس صورت مجھ کو اس بحث میں قلم اٹھانے کی چنداں ضرورت نہ تھی لیکن اس خیال سے کہ اگر قوم کی عدم توجہی سے اس مسئلہ کا جواب معقول ملے نہوا یعنی حجاب مولوی محبت حسین صاحب کا اس بارہ میں اطمینان نکلیا گیا تو سید ابوالعین نادانق حضرت مولوی صاحب مدوح کے ہم خیال نہ ہو جاویں اور ان کی اتباع کے باعث چاہے منکالت میں نہ گر پڑیں۔ لہذا بنظر ہمدردی قوم بمقدار قی۔

اگرچہ کہ نابینا و جاہل است

اگر خاموشی نشین گم گاہ است

مجبورہ مرض ہو کہ اپنے نادانق ہمایوں کی مدد کرے کہ انکے منشائرفض و احادیث سے مطلع کروں تاکہ صراطِ مستقیم سے اونکو ہرگز لغزش نہ ہو۔

حضرات ناظرین! آپکو اس رسالہ کے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہو جاوے گا کہ اس میں آیات قرآن و احادیث و نیز دلائل عقلی و نقلی سے موجودہ پردہ ہند کو شرعی ثابت کیا ہے۔ ایامِ جاہلیت کا تو کوئی پتہ نہ رہا ہے عرب میں تیل نہ ہو رہا اسلام پہلے پردگی کی بدولت جو فحش و ذمیر رائج تھے اونکو آئینہ کر دکھایا ہے۔ اسلام نے جس حکمت کا مایہ سے اون رزائل کا دفعیہ پردہ کی حد مقرر کر کے کیا اور قوم کو جس تہذیب شائستگی کا سبق پڑھایا اوسکو پور میں مورخین کے مدح امیر فقر است۔ سے ظاہر کیا ہے۔ اس امر کو بھی پور میں شہاد توں سے ثابت کیا ہے کہ یورپ کی موجودہ ترقی آزادی و بے پردگی انسان کی وجہ ہرگز نہیں اور اگر ہندوستان میں مثل سر و ممالک یورپ رواج بے پردگی اور آزادی انسان کی بقا قیام کی گئی تو اس خطہ جاہلین اوس سے آئندہ کیسے کیسے قباغ اور نقصانات کا اندیشہ ہے اور قوم کو کس مرض مہلک میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے۔ الغرض پردہ داری کے مفاد اور بے پردگی کے مہلک اثر کا نقشہ کہیں کیسے کیا ہے۔ انتباہ کے واسطے شائع کیا ہے تاکہ قوم کا ہر ادنیٰ داعی۔ عالم و جاہل اس کے ملاحظہ سے مستفید ہو۔

خادم السکین

محمد معین الدین نائب شیعہ دارالکشمیری اگرہ

محررہ ۲۰ فروری ۱۹۸۷ء





الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ وَعَلَّمَهُ الْبَيَانَ وَجَعَلَهُ بِلِسَانِ التَّقْوَى  
 وَالْإِيمَانِ وَامْرَأَةً بَعْضُ الْبَصَرِ وَالْقِسْطِ خَيْرًا لِّلنِّسَاءِ الزَّهَّانِ وَضَلَّى عَلَى رَسُولِهِ  
 الْأَمِينِ حَبِيبِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ أَجْمَعِينَ  
 أَجْهَلَ نِكَاحًا مِّنْ تَعْلِيمِ نَفْسِهَا زَنْجًا جَاكِرَ بَعْضِ جَدِيدِ تَعْلِيمِ يَافِتِهِ نَوْجُ أَمَانِ الْإِسْلَامِ كَوَاجِدِ وَلَفْرِيبِ  
 نَظَارَةِ دَكَاكِيرِ الْإِسْلَامِ يَافِتِهِ كَوَاجِدِ طَاهِرِ حَرَنِ عَارِضِي كَيْفِ بَاعِثِ أَكْثَرِ مَالِكِ يُوْرِيبِ كَيْفِ  
 تَهْذِيبِ - اخْلَاقِ وَطَرِ مَعَاشِرَتِ بِرْدِلِ وَجَانِ سَعَةِ فَرِيفَةِ هَوَاكِ كِبَالِ حُبِّتِ أَوْنِينِ كَا كَلْمَةِ هَوَاكِ  
 لَكِ أَوْنِينِ كَا رَاكِ كَا لَكِ يُوْرِيبِ رَسْمِ وَرَوَاكِ كَوَاجِدِ طَرِيقَتِ سَجْنِ لَكِ أَوْرِيفَةِ رَفِيفَةِ  
 أَوْنِ رَسْمِ بِرِيفَةِ أَيْسَةِ وَلَدَاوِهِ هَوَاكِ كَيْفِ كَا لَكِ يُوْرِيبِ رَسْمِ وَرَوَاكِ كَوَاجِدِ طَرِيقَتِ سَجْنِ لَكِ  
 طَاقِ لِسَانِ بِرِيفَةِ مَخْلُوقِ بِالطَّبْعِ هَوَاكِ كَيْفِ كَا لَكِ يُوْرِيبِ رَسْمِ وَرَوَاكِ كَوَاجِدِ طَرِيقَتِ سَجْنِ لَكِ  
 كَرْدِهِ بَيْنِ شَامِلِ هَوَاكِ كَيْفِ كَا لَكِ يُوْرِيبِ رَسْمِ وَرَوَاكِ كَوَاجِدِ طَرِيقَتِ سَجْنِ لَكِ  
 يُوْرِيبِ تَعْلِيمِ هَوَاكِ كَيْفِ كَا لَكِ يُوْرِيبِ رَسْمِ وَرَوَاكِ كَوَاجِدِ طَرِيقَتِ سَجْنِ لَكِ  
 وَاسْطِ تَقْلِيدِ يُوْرِيبِ كَيْفِ كَا لَكِ يُوْرِيبِ رَسْمِ وَرَوَاكِ كَوَاجِدِ طَرِيقَتِ سَجْنِ لَكِ  
 لَكِ أَوْرِيفَةِ رَفِيفَةِ أَيْسَةِ وَلَدَاوِهِ هَوَاكِ كَيْفِ كَا لَكِ يُوْرِيبِ رَسْمِ وَرَوَاكِ كَوَاجِدِ طَرِيقَتِ سَجْنِ لَكِ  
 كَوَاجِدِ طَرِيقَتِ سَجْنِ لَكِ أَوْرِيفَةِ رَفِيفَةِ أَيْسَةِ وَلَدَاوِهِ هَوَاكِ كَيْفِ كَا لَكِ يُوْرِيبِ رَسْمِ وَرَوَاكِ كَوَاجِدِ طَرِيقَتِ سَجْنِ لَكِ  
 مَسْئَرَةِ مَسْئَرَاتِ كَيْفِ كَا لَكِ يُوْرِيبِ رَسْمِ وَرَوَاكِ كَوَاجِدِ طَرِيقَتِ سَجْنِ لَكِ



ہو رہی ہے اور نئے خیالات کے بعض "حامیان قوم" بے پردگی کی تائید میں رسائل کے ورق کے ورق اور اخبارات کے کالم کے کالم سیاہ کر رہے ہیں قبل اسکے کہ میں پردہ کے فضائل میں قلم اٹھاؤں اور بے پردگی کے نقصانات ظاہر کروں اور صابون سے چند سوالات کرتا ہوں جو پردہ کی اہانت اور بے پردگی کی فضیلت میں مرد میدان ہو کر

سینہ سپر ہو رہے ہیں ۔

حضرت مخالفین پردہ! کیا آپکے نزدیک پردہ کی تاکید شرع متین میں نہیں ہے ضرور اس سوال کا جواب آپ نفی یا اثبات میں دین۔ صورت اولیٰ میں آپ پر جیثیت اہل علم فرض ہے کہ ثبوت دعویٰ میں چند آیات قرآنی یا احادیث ایسی پیش کیجئے جن میں آیا ہو جاتا کی رسم بے پردگی کو حاکم و قائم کہا ہو اس کی نسبت کسی موقع پر اشارہ یا کنایہ تعلیم کی ہو یا کسی نوع سے بے پردگی کی فضیلت ظاہر کر کے کسی حالت میں پردہ پر ترجیح دی ہو جہاں تک میں خیال کرتا ہوں قرآن و حدیث سے مستورات کی بے پردگی کا جواز ثابت کرنا محال و دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ صورت ثانی میں اگر پردہ کا جواز رد کے شرع آپ پر متحقق ہے تو فوالہ را۔ ہرگز زیادہ بحث کی حاجت نہیں ۔

خلافت پیمبر کسے رہ گزید ؟ کہ ہرگز بمنزل نخواستہ رسید اگر باوجود تسلیم کرنے کے کہا جاوے کہ شرع کا حکم پردہ کی نسبت خالی از حکمت ہے اور پردہ مترب اخلاق و تہذیب اور مانع قومی ترقی و بہبودی ہے تو ان امور کے ثابت کرنے کے واسطے دلائل عقلی و نقلی کی ضرورت ہے دعویٰ بلا دلیل اصلاً قابل قبول نہیں۔ ہماری تحریر آئندہ ثابت کر دیگی کہ پردہ نے قوم کے ساتھ کیا سلوک کئے۔ اخلاق تہذیب و شائستگی وغیرہ پر پردہ کا کیا اثر پڑا۔ قوم پردہ کے باعث کن صفات و کمالات سے سچی اور اسی پردہ کی وجہ سے کیا کیا دینی و دنیوی فلاح و ترقی ظہور میں آئی۔ اور اگر پردہ کی مستحکم دیوار اذروئے شرع بنا نہ کیجاتی تو کیا کیا در اندازی اور رخنہ پردازی برپا ہوتی اور قوم کس ذلت و خواری کی



حالت میں نظر آئی۔ جو کچھ مجھ کو پردہ کی نسبت عرض کرنا ہے اسکو چند ہیڈنگوں میں منقسم کر کے ہر امر کی بابت علیحدہ علیحدہ بحث کرنا مقصود ہے تاکہ ناظرین کو آسانی ہو اور مصنفین میں بے ترتیبی واقع نہ ہو۔

۱۔ عورت کے لغوی معنی۔ منشاء پیدائش عورت مرد و عورت کا رشتہ تعلق۔ ستر پوشی کی بتدیج ترقی۔

۲۔ آیام جاہلیت میں اہل عرب کی سوشل پوزیشن (طر معاشرت) و اخلاقی حالت۔

۳۔ اسلام کی چکا چوند کر دینے والی روشنی اور عمدہ تعلیم کے باعث فسق و فجور محض نے و دیگر مائع و جرائم کا دغیبہ کلی۔ اخلاقی حالت کی اصلاح کامل اور اس امر کی تائید و ثبوت میں اہل یورپ کی شہادتیں۔

۴۔ پردہ کا ثبوت قرآن و حدیث سے۔

۵۔ بے پردگی کی مذمت و خراب نتائج۔

۶۔ کیا یورپ کو موجودہ ترقی لبرٹی آف دیمین (آزادی نسوان) کے باعث حاصل ہوئی؟ یا اسکے بالکل برعکس ثابت ہوتا ہے۔

۷۔ کیا بے پردگی کے باعث فلاح قوم ممکن ہے یا برخلاف اس کے خراب معاشرت کا قومی اندیشہ ہے؟ اگرچہ بعض ہیڈنگوں پر پردہ سے بے تعلق معلوم ہوتے ہیں لیکن تا وقتیکہ کل عنوان یا لاقایم کر کے پردہ کی ہسٹری بیان نہ کی جائے اس وقت تک پردہ کا حسن و قبح بخوبی معلوم نہیں ہو سکتا اگر کل عنوان پر بالتفصیل بحث ہو تو ایک کتاب ضخیم ہو جاوے گی اور اس مختصر رسالہ میں اس کے تحریر کی گنجائش نہ ہوگی لہذا ہر امر کو بالاختصار تحریر کرنا ضرور ہوا۔

۱۔ عورت کے لغوی معنی (اندام منہم مردم دہرچہ از نمودن و دیدن آن منہم آید) ہین (دیکھو قاموس۔ صراح۔ منتخب۔ غیاث) اور اسی معنی میں اکثر مواقع پر زبان عربی میں لفظ



مل ہوا ہے چنانچہ محدثین علامہ سے دست بردار سین و بیج و دل ہین۔

(۱) قولہ تعالیٰ - والطفل الذین لم یطمئروا علی عورات النساء (سورہ نور)

(۲) عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یغضن عورتہ رواہ الترمذی

(۳) وعن جرہد الا سلمی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بردۃ وقد

انکشت یغضن فی فقال غطفان الغضن عورتہ رواہ مالک فی الموطا واحمد و ابو داؤد

والترمذی۔ پس جبکہ ہکو کتب لغت۔ قرآن مجید۔ کتب احادیث اور نیز استہمال لفظ سے

معلوم ہو گیا کہ عورت کے معنی اندام نہانی۔ ستر اور شر مگاہ ہین اور اسکے خلاف کوئی دوسرے

نہ ثابت ہین تو پردہ عورت کے واسطے مخصوص اور لازم بالذات ہو گیا چنانچہ واضح

ہے کہ اسی اعتبار سے لفظ عورت کو زن کے واسطے وضع کیا۔ اگر بغرض محال تھوڑی

دیر کے واسطے تسلیم ہی کر لیا جاوے کہ ہمارا خیال غلطی پر ہے اور عورت کے معنی شر مگاہ اور

ستر کے ہین بلکہ آزادی بھائی اور رونمائی کے ہین تو اس صورت میں بڑی قباحیت یہ لازم

آتی ہے کہ لفظ عورت اپنے اصل معنی کے بالکل خلاف تھوڑا اور وضع شدہ الی غیر موصوعہ

کی تعریف میں داخل ہو کر ظلم کی حد تک پہنچا اور الفدا کا از ستر پا خون ہوا۔ بحر حال اصلی معنی

کی طرف رجوع کرنے کے سوا کچھ چارہ نہیں ہر شخص جس میں کچھ بھی عقل کا مادہ ہے لفظ

عورت کے اصلی معنی کے اعتبار سے خیال کر سکتا ہے کہ کس قدر پردہ کا لفظ جسکے معنی میں

فی نفسہ پردہ شامل ہے فرق مستورات کے واسطے وضع ہوا۔ خیر لفظ عورت کو بھی جاننے دیجئے

الفاظ مستورہ اور مستورات جو عورت اور عورات کے مراد ہین اپنی مادہ اور معنی کو ہر عامی

اور عالم پر ظاہر کر رہے ہین کہ ہکو بذاتہ پردہ کی سخت حاجت ہے بلا پردہ ہم اپنے مفہوم سے

خارج ہوئے جاتے ہین۔ اس قدر معلومات کے بعد اگر اب بھی مخالفین اس کم کو مسے کے

بالکل برعکس خیال کر کے عورت کے واسطے پردہ کی قطعی ضرورت سمجھیں اور برعکس نہند نام

دنکی کافر کا اعتقاد جمائے رہیں تو۔ ۛ برین عقل دانش بیاہر گریست ۛ



یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ پیدا یس عورت کی یہ علت عالی ہے علت دور  
 کہ وجہ سے ظہور میں آئی حضرت آدم کے پیدا کرنے سے منشا خلقت بشر حاصل  
 ہو چکا تھا۔ جب حضرت ابوالہشکر کو وحشت تنہائی اور جنسیت نے سخت تنگ کیا تو خداوند  
 کریم نے حضرت حوا کو حضرت آدم کی تفریح طبع اور دفع وحشت کے واسطے پیدا کیا پس  
 اس صورت میں صاف ظاہر ہے کہ مرد کی تفریح و موانست کے لئے جسکی غرض و نتیجہ  
 تو والد و تاسل ہے عورت کی پیدائش ہوئی مرد کو عورت کے ساتھ جو نیچرل انگلیشن فطرتی  
 گردیدگی و رغبت ہے وہ اسی مقام سے ثابت ہے۔ جو تعلق خاص و توجہ ایک کو دوسرے  
 کی جانب سے وہ اسی علت و معلول کا نتیجہ ہے جب ہکو معلوم ہو گیا کہ قدرت نے ایک  
 دوسرے کے خمیر میں ازل سے مادہ النسیت رکھا ہے تو ضرور ہے کہ باہم اختلاف کے  
 باعث نسبت ذاتی محرک و مشعل ہو کر آتش شوق تیز تر گردد و کامضمون ہو جاوے اور اس  
 جس نتیجہ کی اُمید ہو سکتی ہے وہ ہر ذی عقل سمجھ سکتا ہے اس آتش سے محفوظ رکھنے کے  
 واسطے ہر مذہب و ملت نے کم و بیش ایک روک قایم کی ہے جو اشد ضروری ہے جو لوگ  
 اس روک سے مبرا و متشنی ہیں یا اس قاعدہ کو معیوب سمجھ کر اسکے پابند نہیں دہان بیشتر تقلید  
 قایلی کے نتائج کار و زمرہ علمی طور پر ظہور ہوتا ہے الا انسان حریص علی مالمغ انسان  
 بالطبع حریص ہے جس کی ممانعت کیجاتی ہے اوسی جانب زیادہ تر راعب ہوتا ہے اور  
 بغیر ذائقہ شے ممنوع کے راحت نہیں پاتا۔ حضرت آدم نے باوجود سخت ممانعت کے  
 گہوٹ کھایا قابل فعل شیعہ کا مرتکب ہوا و قس علی ہذا۔ پھر کیا وجہ کہ مرد و عورت یکجا جمع ہوں  
 اور شیطان افعال ممنوعہ کی ترغیب دے۔ انہیں اسباب و جوہات کے اجتماع کے  
 باعث شروع زمانہ سے آجنگ عورت کی ستر پوشی میں مرد سے زیادہ ترقی ہوئی چلی آئی  
 اولاً در حنف کے بیٹوں و چہالون سے اوس کی بعد کپڑے کی لنگوٹی اس کے بعد  
 متحدہ وغیرہ سے ستر پوشی کا اہتمام ہونا گیا یہاں تک کہ رفتہ رفتہ عورتیں اپنے سر یا کو مختلف



قسم کی وضع قطع کے لباس و پوشاک سے ڈھانکھی رہیں اور جب اسپر بھی فطرتی گردیدگی کے باعث مرد کی نظر بد سے بچ سکیں اور مرد و عورت کے میل جول میں خراب نتیجے ظاہر ہوتے گئے تو بتدریج ان قبایح کے دفعیہ کے واسطے پردہ کی ترویج ہر زمانہ و طبقہ ہر فرقہ و گروہ ہر مذہب و ملت میں زیادہ ہونی لگی۔ یہاں تک کہ اسلام کے مبارک و نیک قدم نے پردہ کی حد مقرر کر کے باہمی طرز معاشرت میں ایک بین فرق امتیاز کر دیا اور ایام جاہلیت کی نسبت اعمالی و بدکاری جو عرب ہی میں نہیں بلکہ تمام اطراف و جوانب میں پھیلے ہوئے تھے اور جو اس وقت تک بطور نمونہ بعض یورپین ممالک میں جہان پردہ کا رواج نہیں نظر آتی ہے صفیہ روزگار سے حرمت غلط کی طرح مٹا کر من اعمالی و نیک کرداری کا سبق پڑھا دیا۔

۲۔ حضرات ناظرین! ذرا عجب کے ایام جاہلیت و اسلام سے قبل کی کیفیت ملاحظہ فرما کر انفا کی سمجھ کر پردہ کی تقدیر سخت ضرورت تھی اور شارع نے کس حکمت کاملہ و انتفاع عامہ کی غرض سے اس کے واسطے احکام نافذ فرمائے۔ اگرچہ ایام جاہلیت میں سر سے پاؤں تک عرب کی عورتیں اپنے آپ کو مسطور کہیں تھیں چنانچہ ہر لباس کے واسطے علیحدہ علیحدہ عربی نام پورا نے قصائد میں موجود ہیں (اس موقع پر ادب پوشمشون اور لباسون کے اسماء درج کرنا چند ان ضروری نہیں) لیکن یہ طریقہ بھی رائج تھا کہ کل عورت عرب بہت آزادی اور رعایت بے تحلفی کے ساتھ بے حجابانہ عام جلسوں اور ایون۔ بازاروں میں ملوں اور مشاعروں میں شریک ہوتی تھیں جبکہ خراب نتیجہ دائرہ فحش سے گزر کر حد زنا تک پہنچ گیا تھا بلکہ اس سے بھی کئی درجہ بڑھ گیا تھا۔ حرام کاری۔ بے شرمی و بیحیائی کی یہ ذلت تھی کہ تمام عورتیں بغیر کسی امتیاز کے مردوں کی دُشیا نہ خواہشوں کے پورا کر نیکا آکھ بھی جاتی تھیں اور اسپر طرہ یہ کہ کواری اور بیاہی عورتیں زنا کو فخر سمجھتی تھیں اور جس طرح مرد کسی نامی عورت یا مشہور خاندان کی عورت سے زنا کرنا فخر کے طور پر بیان کرنا تھا۔ اسی طرح عورتیں کسی نامی مرد یا مشہور خاندان کے مرد سے زنا کرنا فخر یہ بیان کرتی تھیں۔ اکثر مفلس عورتیں اور مرد و مادر زاد برہمنہ



کعبہ کا طواف کرتے تھے بعض قبائل بن مین بن جو کہ یہودی اور کسی قدر صائبی یعنی ستارہ پرست  
 آتے ایک ایک عورت کے لیے کئی شوہر ہوتے تھے جب عورت اپنی معمولی حالت کے بعد  
 غسل سے فارغ ہوتی تو مکینت بھیجا خاوند اس سے کہتا کہ فلان شخص کو طلب کر اور غسل کے  
 آثار ظاہر ہونے تک بڑی احتیاط کے ساتھ عورت سے کنارہ کشی اختیار کرتا اور اس سے  
 یہ عرض ہوتی کہ اولاد نجیب اور شریف شخص کے تخم سے ہو اور اس رسم کو نکاح استنبطاج  
 کہتے تھے۔ اس سے بھی عجیب تر قاعدہ یہ تھا کہ چند آدمی جو تعداد میں دس سے کم ہوتے  
 جمع ہو کر ایک عورت کے پاس جاتے اور اس سے ہم بستہ ہوتے اور جب بچہ پیدا ہوتا تو وہ  
 عورت ادن سب کو طلب کرتی اور وہ سب بلا عذر حاضر ہوتے اور بچہ کو جسکے سر پر وہ سب  
 دیتے اس کو بلا عذر منظور کرنا پڑتا اور اس کی پرورش کا ذمہ دار ہونا پڑتا اور بچہ ولد حلال سمجھا  
 جاتا۔ اخلاقی حالت یہاں تک بگڑ گئی تھی کہ میراث کی مال کی طرح باپ کی منکوہ عورتوں پرش  
 اور ترکہ کے تقسیم کر لینے کو اپنا حق سمجھتے اور ان پر جبر امتصرن ہو جاتے۔ اکثر عورتوں کے  
 گھروں کے سامنے فاحشہ ہونکی نشانی کے طور پر جنڈے گرے رہتے اور وہ "ووات الاعلام"  
 یعنی جنڈیوں والیاں کہلاتی بہت سے مرد جمع ہو کر ادن مین سے کسی ایک کے پاس جاتے  
 اور نوبت بہ نوبت ادن سے ہم بستہ ہوتے جب ادن عورت کے اولاد ہوتی تو وہ ادن مردوں  
 اور ایک قیادہ شناس کو بلا بھیجتی اور ادن اشخاص مین سے جس کا بچہ وہ تجویز کر دینا یا کسی شرم  
 وحیا۔ حقارت و ذلت کے اوسے کا فرزند کہلاتا۔

لو نڈیوں کو جو "قینات" کہلاتی تھیں اس غرض سے ناچنا اور گانا بجانا سکھاتے تھے  
 کہ حرام کاری کے ذریعہ سے اپنے آقاؤں کے واسطے مال و دولت حاصل کریں اور تنہا  
 شینہ کے واسطے مجبور کجائی تھیں۔ مرد اپنے افعال ذمہ کو ہر طرح کی غیر مہذب نظم مین منتشر  
 کر کے ادن پر فخر کرتے۔ قصاید اور اشعار مین دولت مند اور امرا کی بہو بیٹیاں بہنوں اور  
 عورتوں کے حالات نام لے لے کر بیان کرنے اور ہر طرح کے عیوب کو ادن کی طرف منسوب



منسوب کرتے۔ مرد ہی نہیں بلکہ عورتوں کا بھی یہی حال تھا۔ قساوت اور کینہ و رسی اس درجہ کو پہنچ گئی تھی کہ مرد تو مرد عورتیں اپنے مقتول دشمنوں کا خون مردہ لے لیکر پیتیں اور نکال دیا جگر نکال کر دانتوں سے چباتیں اور ناک کان اور اعضا کھائے تناسل کا ٹکڑا اور تاکے مین پرور کر کمال بے شرمی سے زیور کی طرح گلے اور ہاتھوں مین پہنٹیں اور اوسپر فخر کرتیں۔ مرد جب نئی مرتبہ چاہتا عورت کو طلاق دیتا اور پہرہ لبس کا جی چاہتا اوس کو اپنی تہجیت مین لے آتا عرفکہ عورتیں نہایت ذلیل اور بدتر حالت مین آہیں اور اون کو کسی قسم کے حقوق حاصل نہ تھے یتیم لڑکوں اور لڑکیوں کی حالت بھی قابل افسوس تھی اون کے دلی اور نکال مال کہا لیتے۔ اچھ کی جگہ برابر دل دیتے یا اونکے بالغ ہونے تک بیجا طور سے خرچ کر ڈالتے۔ یتیم لڑکیوں کا یہ حال تھا کہ اگر خوبصورت ہوتیں تو قبل بلوغ اونے نکاح کر لیتے اور اس حیلہ سے اونکے مال پر بھی تصرف ہو جاتے اور اگر بد صورت ہوتیں تو اونکو شادی کرنے سے بدین غرض روکے رہتے کہ وہ کواری ہی چل بسیں اور اونکا مال اون کو وراثت مین مل جائے معصوم بچوں کو بڑوں پر بھیبت چڑھاتے اور بے زبان لڑکیوں کو سسر کہلانکی شرم یا افلاس کے ڈر سے کبھی تو پیدا ہوتے ہی گلا گھونٹ کر اغوش اجل مین پہنچا دیتے یا زمین مین زندہ دفن کر دیتے اور کبھی پہاڑ سے گرا کر یا پانی مین ڈبو کر مار ڈالتے اور کبھی کمبخت بیرحم فوج بھی کر ڈالتے لونڈیوں اور غلاموں کے ساتھ سخت ہاسلو کی سے پیش آتے اونسے سخت تر محنتیں کراتے اور بے سخراب کہاں اور ناقص کپڑا اونکو دیتے اگر ایام جاہلیت کی سوشل تمدنی اور اخلاقی حالت کا پورے طور پر نقشہ کھینچ کر ناظرین کے روبرو پیش کیا جاوے تو مصنون مین طوالت ہو جاوے گی اسوجہ سے ہم ان چند امور متذکرہ بالا پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

۴۔ اسلام نے عرب مین قدم رکھتے ہی جو سلوک کہ اہل عرب و دیگر متقدمین اسلام کے ساتھ کیا وہ اظہر من الشمس ہے۔ اوسے نہایت قلیل مدت مین ایسی وحشی و ناشائستہ قوم کی حالت کو جو دنیا کے پردہ اپراپنا نظیر نہ کہتی تھی اور نہ صرف اوس کی حالت کو بلکہ اوکی



ساتھ ایک عالم کو دفعۃً ایسا بدل دیا کہ جبکہ دیکھ کر حیرت ہی نہیں بلکہ حیرت کے ساتھ  
 اس امر کا بھی یقین ہو جاتا ہے کہ فی الواقع یہ ایک معجزانہ اور ربانی کام تھا اور نہ ممکن نہ تھا  
 کہ بغیر تائید الہی کے کوئی انسانی طاقت ایسا کاراہم انجام دے سکے۔ اسلام کی سچی اور پُر اثر  
 تبلیغ کے باعث فسق و فجور فحش و زنا و دیگر مہنیات و مکروہات عرضہ کل رسوم قبیہ متذکرہ بالا  
 جو عرب میں بدقون سے قبل طور اسلام رائج تھیں اس طرح نیست و نابود ہو گئیں گویا اوٹکا وجود  
 ہی نہ تھا اور ان کے بجائے پاکبازی و پاکدامنی، تقویٰ و پرہیزگاری، عفت و عصمت  
 نے لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیا۔ اور جہاں جہاں رسول عربی کے اتباع کرنے والے  
 پہنچے ان کے باعث عمدہ ترین خصایل کا عمل ہوئے لگا۔ اسلام نے بلند آواز سے پکار کر  
 کہہ دیا الحیاء من الایمان جسے حیا کے دائرہ سے قدم باہر رکھا وہ ایمان سے خارج  
 ہو گیا۔ مردوں اور عورتوں کے باہمی میل جول کو جو خراب نتائج کا باعث تھا قطعی موقوف  
 کر دیا۔ الحافظین فروجہ و الحافظات کا بہ تکرار اعادہ فرمایا اور اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ تکریم  
 نفس کی تاکید فرما کر قد افلح من تراکھا و قد خاب من دسھا کا سبق پڑھادیا اور  
 ہر قسم کی خبیث اعمالی ہی سے نہ روکا بلکہ کل جوارح یعنی ہاتھ پاؤں کان آنکھ وغیرہ کو بھی گناہ  
 کرنے سے باز رکھا جن صاحبوں نے یورپین لائٹ سوسائٹی کے علاوہ قرآن و حدیث  
 کا بھی مطالعہ کیا ہے اور ان کے مطالب و احکامات کو سمجھا ہے ان کو بہت آسانی سے  
 معلوم ہو سکتا ہے کہ اسلام نے جس طرح انسان کی روحانی و اخلاقی حالت کی اصلاح اور  
 اسکے ترقی دینے میں کوشش کی ہے اسی طرح اس کی ظاہری اور سوشل حالت کو ترقی  
 کے اعلیٰ درجہ پر پہنچایا اور اس کی اصلاح کامل کی۔ فی الواقع اسلام نے نہایت تہذیب  
 و شایستگی کے ساتھ دو نوزن ارکان یعنی انسان کی باطنی و ظاہری۔ ذاتی و مجموعی تہذیب  
 اور اخلاقی حالت کے ترقی دینے میں ایک ساتھ توجہ فرمائی اور شایستگی کی تالیف میں  
 وہ جگہ حاصل کی جو کسی دوسرے مذہب کو نصیب نہ ہوئی اور نہ اب ہو سکتی ہے جو لوگ



اسلام کی تہذیب و شائستگی کو نظر ثانی کرنا چاہیے کہ دیکھ کر اور نیز احکام شرع کو مکمل خیال کر کے انگلستان و فرانس کی موجودہ تہذیب پر سمیٹے ہوئے ہیں۔ جو صاحب یورپ و ممالک مغربی کی طرز معاشرت و اخلاق کو اعلیٰ و افضل سمجھ کر انہیں کا اتباع کرتے ہیں اور انکی تقلید کو موجب فخر اور فلاح داریں سمجھتے ہیں ہم اوسکے خیالات کی اصلاح کیواسطے بعض نامور یورپین مورخین و محققین کی تحریرات ذیل میں نقل کرتے ہیں جن سے ان حضرات کو بخوبی ثابت ہو جاوے گا کہ اہل اسلام ہی نہیں بلکہ مخالفین اسلام بھی اسلام کے اصول و اخلاق و تہذیب کا کلمہ پڑھتے ہیں۔

(۱) اصول شرع اسلام میں سے ہر ایک اصل کو دیکھئے تو فی نفسہ ایسی عمدہ اور موثر ہے کہ شارع اسلام کے شرف و فضیلت کو قیامت تک کافی ہے اور ان سب اصول کے مجموعہ سے ایک ایسا انتظام یا سیاست قائم ہو گیا ہے جسکی قوت و مراتب کے سامنے اور سب انتظامات یا سیاست ہیچ ہیں۔

(۲) مذہب اسلام اس بات پر فخر کر سکتا ہے کہ اس میں بدہیزگاری کا ایک ایسا درجہ موجود ہے جو کسی اور مذہب میں نہیں پایا جاتا۔

(۳) مذہب اسلام کا وہ حصہ ہی جس سے اوسکے بانی کی طبیعت صاف صاف معلوم ہوتی ہے نہایت درجہ کا موثر ہے اس سے ہماری مراد اوسکی اخلاقی نصیحتیں ہیں یہ نصیحتیں کسی ایک یا دو بین سورتوں میں مجتمع نہیں ہیں۔ بلکہ اسلام کی عالیشان عمارت قرآن مجید، بین سلسلہ الذہب کی مانند ملی جلی ہیں۔ نا انصافی۔ جھوٹ۔ غرور۔ انتقام۔ غیبت۔ استہزا۔ طمع۔ فضول خرچی۔ حرام کاری۔ خیانت اور بدکاری کی سخت مذمت

(۱) اسپرٹ آف دی ایسٹ مولد ڈیوڈ ابراہام صاحب۔

(۲) لائل آف محمد مولد سدرلیم مولد۔

(۳) مسٹر جیمز لے اسٹاکہولم پبلیشینز کریک اسٹ۔ دیکھو جلد ہفتم



کی گئی ہے اور انکو قبیح اور بدیدہ بنی بتایا ہے اور مقابلہ اوکے خیر اندیش - فیہرسانی - پاکدینی  
چارہ بردباری - صبر - تحمل - کفایت شماری - راست بازی - عالی ہمتی - صلح پسندی - حق دوستی  
اور سب پر مالاتوکل اور انقیاد امر الہی کو سچی ایمانداری کی اصل دنیا دار مومن صادق کا اصلی  
نشان قرار دیا ہے۔

(۴) تقویٰ اور پرہیزگاری برائے نام ہی معلوم نہیں ہوتی بلکہ مے نوشی اور قمار بازی  
ایسے کبیہہ جرم قرار دے گئے ہیں جو معافی کے لائق نہیں اور جنکی بیخ کنی ایک دم سے کر دی  
اون (حضرت محمدؐ) کے مشقین کی شہوات نفسانی اور تعصب اور عادات (قبیح رسوم) کی  
بندش کر دی گئی ہے مگر وہ ہے کہ سبک ترک کریں ورنہ اوکے تابع نہیں ہو سکتے فی الحقیقت  
میرے نزدیک فرنگستان کی کیا ہی خوش قسمتی ہوتی اگر جو حسب حکم الہی دین عیسوی میں بھی  
اونکی مانعت ہو جاتی۔

(۵) جب اون معاملات پر خواہ اس مذہب کے بانی کے لحاظ سے خواہ اس  
مذہب کے عمیق و غریب عروج و ترقی کے لحاظ سے نظر کی جائے تو بحر اسکے کوئی چارہ نہیں ہے  
کہ اس پر نہایت دل سے توجہ کی جائے۔ اس امر میں بھی کچھ شبہ نہیں ہو سکتا کہ جن لوگوں  
نے مذہب اسلام اور مذہب عیسائی کی خوبیوں کو بمقابلہ ایک دوسرے کے تحقیق کیا ہے  
اور اون پر غور کیا ہے تو اون میں سے بہت ہی کم ایسے ہیں جو اس تحقیقات میں اکثر اوقات  
مترود اور صرف اس بات کے تسلیم کرنے پر مجبور ہوئے ہوں کہ مذہب اسلام کے احکام بہت  
ہی عمدہ اور مفید مقاصد ہیں بلکہ اس بات کا اعتقاد کرنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ آخر کار مذہب اسلام  
سے انسان کو فائدہ کثیر ہوگا۔

(۶) اسلام نے طہارت اور پرہیزگاری کی حفاظت کی اور ان باتوں کی صرف ہدایت ہی

(۴) پالوجی فر محمد مولفہ سترگوڈ فرے ہیگنس۔

(۵) پالوجی فر محمد ابنودی قرآن مولفہ سرطبان ڈیون پورٹ۔

(۶) ہیر وائیٹ ہیر وورٹ پچر دوم مولفہ سترگوڈ فرے ہیگنس۔



نہیں کی بلکہ انکو پیدا کیا اور قائم کر دیا۔ حر اکار سی کو موقوف کر دیا۔۔۔۔۔ جو عہدہ نیچے اسلام کے باعث ظہور پذیر ہو۔ سئے وہ اس قدر وسیع و دقیق اور مستحکم ہیں کہ ان کی تکمیل کر لینا تو درکنار ہم یقیناً نہیں کر سکتے کہ وہ انسان کے خیال میں ہی آسکین۔۔۔۔۔ جو سلسلہ قوانین و اخلاق کا اسنے بنایا وہ اعلیٰ درجہ کی ترقی سے بھی ایسا ہی موافق تھا جیسا کہ ادنیٰ ترین لوگوں سے اور اس سلسلہ نے ایک قوم سے دوسری قوم میں گزر کر ہر ایک قوم کو جس نے اسکو قبول کیا ان قوموں اور سلطنتوں سے فائق کر دیا جن سے اسکا میل ہوا۔ ۱۱

(۷) اسلام نے تہذیب پہیلا نے میں مذہب عیسائی سے بہت زیادہ کوشش کی ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ میں مشر یون کے بیانات سے کسی قدر بے گمان ہوں لیکن انگریزی عہدہ داروں یا سیاحوں کے جو پادری نہیں ہیں۔ مثل ٹن پوپ ہنسی۔ گیلٹن۔ پالگریو۔ ٹانس ریڈ کے علی نتائج کے بیانات کو ملاحظہ کرو جبکہ اسکو یعنی اسلام کو ایک جمعی قوم نے قبول کیا بت پرستی۔ جنات پرستی۔ مخلوق پرستی۔ مروجہ خوارسی۔ انسانی قربانی۔ اطفال کشی۔ جادوگری فوراً دور ہو جاتی ہے۔ باشندے کپڑے پہننے لگتے ہیں نجاست کی جگہ صفائی ہو جاتی ہے اور ذاتی شرف (سیلف رسپیکٹ) حاصل کر لیتے ہیں۔ یہاں نوازی مذہبی فرض ہو جاتا ہے۔ اور شہر بخوارسی بہت کم رہ جاتی ہے جو امتزوک ہو جاتا ہے۔ بیحیائی کے بچ اور عورت مرد کے ناجائز میل جول بند ہو جاتے ہیں عورتوں کی پاکدامنی نیک خصلت خیال کی جاتی ہے۔ محنت کا ہلی کی جگہ حاصل کر لیتی ہے ذاتی اختیار کی جگہ قانون دخل کر لیتا ہے انتظام اور برہنہ کاری یہ پہلی جاتی ہے خاندانی خصوصیتیں اور جانور دن یا غلاموں پر برہنہ کا امتناع ہو جاتا ہے انسانی مہربانی اور یگانگی کا خیال سکھایا جاتا ہے۔۔۔۔۔ کل دنیا میں اسلام سب سے زیادہ قوی کردہ شراب نہ پینے والوں کا ہے اور بمقابلہ اس کے یورپ کی ترقی سے گویا شراب خوارسی اور

(۸) کین ٹیلر پورسکے مشہور معروف فاضل نے ترقی اسلام کی بابت فقیر ددور سمپٹیں کے چچ کا لکریس میں ہر جگہ دیا اور وہ

جسٹس لگٹن مہیوہ ہر اکو پر مشتمل عین ہی طبع ہوا تھا اسکی چند طوٹیں لکھیں ۴۰



گنہگاری کا پہلا ڈاوراوس جگہ کی قوم کا تنزل مراد ہے حالانکہ اسلام کسی کم درجہ کی تہذیب نہیں پہیلاتا جس میں پڑھنے لکھنے کا علم عمدہ لباس پہنا ذاتی صفائی، راستگوئی، اور سیلف ریسکٹ (ذاتی شرف) شامل ہیں اسکی برائی سے روکنے اور تہذیب پہیلانے کے اثر جید عجیب ہیں۔“

یورپ کے با وقعت فضلا اور مستند مورخین کی شہادتیں مقررہ بالا ملاحظہ کرنے سے کیا کوئی ذلیل قائل کہہ سکتا ہے کہ اسلام اعلیٰ درجہ کی تہذیب و اخلاقی کے تعلیم کرنے میں قاصر ہے؟ کیا کوئی اسلام کی سوشل حالت کو ناقص قرار دے سکتا ہے؟ کیا کوئی اسلام کے اصول و قواعد کو معیوب سمجھ کر ان کو قابل ترمیم و اصلاح خیال کر سکتا ہے؟ اور یورپ کی طرز معاشرت کو اعلیٰ و افضل ثابت کر سکتا ہے؟ نہیں نہیں۔ ہرگز نہیں۔ جب یہ امر مسلم ہے کہ احکام اسلام اصلاح و ترقی قوم کے واسطے کافی ہیں اور جس تہذیب و اخلاق کا کہ اسلام نے درس دیا ہے وہ کسی دوسری قوم کو خواب میں بھی مدہ نہیں تو پھر حیا کو بالائے طاق رکھ کر غیر اقوام خصوصاً یورپ کی بے حجابانہ رسوم کو نظر ثنوت سے لچا لچا کر دیکھنا اور ان کی تقلید پر عمل کرنا ہند کو راعب کرنا حیرت ہی نہیں بلکہ ہماری حالت زبون پر کمال افسوس اور سخت تاسف ہے اگر یہ کہا جاوے کہ یورپین لیڈیز کے مثل ”جب تک عورتوں کو آزادی نہ دیا جاوے اور وقت تک ہماری سوسائٹی کی اصلاح ممکن نہیں“ (دیکھو مضمون پردہ مند جبہ پرچہ معلم نوات جلد ۱۰ نمبر ۲۔ و آودہ اخبار مطبوعہ ۱۲ نومبر ۱۹۶۷ء) تو یہ سوال و حال سے خالی نہیں یا تو شائع کے احکامات اس بارہ میں ناقص غیر مکمل اور خارج از قبولیت ہیں جنہوں نے عورتوں کو بحیال آوارگی آزادی مذکور ہماری سوشل پوزیشن کی بدتر حالت کر دی یا اگر شرع پر الزام عائد کیا جاوے اور احکام شرع کامل اور ترمیم و تبدل سے بری سمجھی جادین (جیسا کہ ہم ثابت کر چکے ہیں) لیکن اس کے ساتھ ہی تجاہل عارفانہ کے طور پر یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ شرع شریف کے مطابق عورت کو آزادی حاصل ہے تو یہ اسلام پر صریح بہتان ہے۔ اسلام



نے عورتوں کو مطلق العنان ہونے کی کہی کسی وقت کسی ملک میں احباب نہ نہیں دی بلکہ ہمیشہ پردہ کی تاکید فرمائی جو آج تک اسلامی دنیا میں رائج اور روز بروز ترقی پذیر ہے۔

۴۔ میں اس امر کو قرآن و حدیث سے ثابت کرتا ہوں کہ پردہ کے واسطے اسلام میں کس قدر اہتمام ہوا اور ہوتا رہا یہ تو میں لکھ چکا ہوں کہ اسلام نے عرب میں داخل ہوتے ہی آیام جاہلیت کی کل خراب رسمیں مٹانے میں پورے طور پر کامیابی حاصل کی عورتوں کو عام طور پر بلا ضرورت چکر لگانا۔ میلے ناشون مردوں کی پارٹیوں چھوٹوں اور سوسائٹوں میں خط نفسانی کے واسطے آنا جانا یک لخت موقوف کر دیا مردوں اور عورتوں کے یکجا جمع ہونے اور ماہمی میل جول کی سخت ممانعت ہو گئی۔ یہ ایک مشہور روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ اور اس کے والد ماجد حضرت ابوبکرؓ تنہا مکان میں بیٹھے تھے جناب سالار ماب تشریف فرما ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ اے ابوبکر شیطان سے نہیں ڈرتے کہ جب مرد اور عورت یکجا جمع ہوتے ہیں تو شیطان کو عمدہ موقع ملتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ مرد کو عورت سے کس قدر علیحدگی کی تاکید کی گئی ہے جب باپ اور بیٹی کے یکجا ہونے کی نسبت یہ ارشاد ہوا تو غیر کس شمار اور قطار میں ہے با این ہمہ اشد ضرورت و بحالت مجبوری بعض بعض عورتیں جو باہر نکلتی تھیں ان کے واسطے خدائے تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا الذبی قل لائوا جاب و بنتاک و نساء المؤمنین یدنین علیہن من جلابیدہن ط اس آیت کے تحت میں قاضی البیہنا عبد اللہ بن عمرؒ تفسیر بیضاوی میں تحریر فرماتے ہیں بغیظین وجھن وابد النہن بدلا حلفن اذا برزن لاحتاجن یعنی جب کسی ضرورت کے واسطے باہر نکلو تو اپنے چہرہ رون اور کل بدن کو اپنی چادر رون سے چھپاؤ مولانا شاہ عبدالقادر صاحب اسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ”کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نکاحیوں کو اور اپنی بیٹیوں کو اور مسلمانوں کی عورتوں کو کہ جب گھر سے باہر نکلیں تو بیچو چوڑی سر سے اپنی چادر رون کو جو منہ اور بدن ڈکھے“ اور اسی آیت کی ذیل میں تفسیر مجددی میں درج ہے ”اے



پیشتر کہ واسطے بیبیون اپنی کے اور بیٹیون اپنی کے اور بیبیون کو سلاؤن کی کر وقت  
 بٹھانے کے گھر سے نزدیک کر لین اور ٹکالین اور پرنہ اور بدن اپنے کے چادرین یعنی  
 منہ اور بدن اپنا چھپالین، جب ہکونف قطعی سے ثابت ہو گیا کہ بلا ضرورت باہر نکلتا  
 جائز نہیں ہے اور وہ بھی بے احتیاط کے ساتھ چادر وغیرہ سے اپنا منہ اور بدن چھپا کر  
 نکلیا کوئی مسلمان خلاف حکم قرآن کے فتویٰ دیکتا ہے اور آزادی کو پسند کر کے  
 عورتوں کو بلا تکلف مردوں کے گروہ میں آنے جانے کی اجازت دے سکتا ہے؟  
 میری والدت میں بحالت اہل اسلام کوئی اس امر کو روانہ نہ کیا۔ اگر مذہب اسلام سے  
 دشمنی اختیار کر کے اس قاعدہ کی پابندی کیجاوے تو شاید ممکن ہے۔ آیت مذکور کے  
 علاوہ دوسری آیت سورہ نور کی ملاحظہ فرمائیے۔ قل للہ منات یفرضن من البصاہر  
 تحتہ ظن فر وجہن ولا یبدلن ذینتھن ط کمدے ایمان والیون کو نیچے کہیں  
 ٹکاپنی آنکھیں اور تمامتی رہیں اپنی ستر اور نہ دکھادیں اپنا سنگار اس آیت میں اولاً  
 غرض کے معنی پر غور کیجئے یعنی آنکھ کے پوٹے کو اس طرح بند کرنا جو دیکھنے سے روکے  
 صراح۔ منتخب غیاث میں اس لفظ کے معنی چشم خوانا نیدن درج ہیں اس سے صاف  
 ظاہر ہے کہ غرض آنکھ کے بند کرنے کو کہتے ہیں تاکہ کیونہ دیکھ سکیں۔ اور پھر ذینتھن  
 کے مطلب کو سمجھئے قرطبی نے اپنی تفسیر میں تحریر کیا ہے کہ زینت دو قسم کی ہے ایک خلقی  
 یہ زینت عورت کا چہرہ اور منہ ہے فی الواقع اصل زینت یہی ہے دوسری زینت مکتبہ  
 یہ وہ زینت ہے جو خود عورت اپنے کو زیادہ حسین بنانی غرض سے کرتی ہے مثلاً لبک  
 و زیور و مہدی و سرمہ وغیرہ سے اپنے کو خوبصورت بناتی ہے پس اس آیت سے صاف  
 ظاہر ہے کہ عورتوں کا غیر مردوں کی طرف دیکھنا اور اپنی زیب و زینت و چہرہ وغیرہ ظاہر  
 کرنا حرام ہے اس آیت کی تائید و معاونت میں ابو داؤد و ترمذی کی وہ حدیث بغور ملاحظہ  
 کیجئے جس میں صاف الفاظ میں مروی کہ حضرت ام سلمہ و حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ



صلعم کی خدمت میں تشریف رکھتی تھیں اوسی اثنا میں حضرت کے پاس ابن ام مکتوم نامی ایک  
 آنے یا اوس وقت کا ذکر ہے کہ جب پردہ کا حکم ہو چکا تھا پس رسول اللہ صلعم نے فرمایا  
 اوس سے پردہ کرو میں (ام سلمہ) نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ اندھا نہیں ہے نہ ہم کو  
 دیکھتا ہے نہ پہچانتا ہے حضرت صلعم نے فرمایا کیا اور تم دونوں اندھے ہو کیا تم اوس کو  
 نہیں دیکھتے ہو۔ سدا کا ابوداؤد والترمذی میں حدیث الزہری لفر قال تروا  
 هذا احديث حسن صحيح۔ جب اندھوں سے پردہ کی اس قدر تاکید ہے تو انکو ہون  
 والوں سے اور خصوصاً ان سے جو یورپ کے حسن و بھار کا مزہ چکے ہوئے ہیں  
 کس قدر پردہ کی سخت ضرورت ہے میں نہیں سمجھتا کہ شاید پردہ میں اس سے زیادہ کونسا  
 قوی ثبوت پیش کیا جاسکتا ہے جو مخالفین کے اطمینان کے واسطے کافی ہو اسکے علاوہ  
 دوسری حدیث۔ نے بھی صحیحین میں حضرت صلعم سے ثابت ہے آپ نے فرمایا کہ عورت  
 پر گزرنے اور داخل ہونے سے بچو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ انرا بیت الحمو  
 آپ دیور کی نسبت ہلکوا کیا خبر دیتے ہیں آپ نے فرمایا الحمو موت دیور تو موت ہے  
 یعنی دیور سے سخت پردہ کی ضرورت ہے اوس سے کہ سطح مغربی نہیں جب ایسے قریب  
 تر رشتہ دار سے پردہ کی اس قدر تاکید کی تو اجنبی اشخاص کا کیا ذکر ہے حضرت عائشہ رضی اللہ  
 عنہا سے روایت ہے کہ ایک محنت ازدواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتا تھا اور  
 وہ اوس کو غیروالی الا یہ سے شمار کرتی تھیں پس نبی صلعم تشریف لائے جبکہ وہ ایک  
 عورت کا وصف بیان کر رہا تھا آپ نے فرمایا میں نے دیکھوں اوس کو یہ جانتا ہے اوس شے کو  
 جو اس جگہ ہے ہرگز یہ تم پر داخل نہو پس اوس سے پردہ کیا۔ سدا کا مسلم و ابوداؤد  
 ان احادیث سے صریح طور پر ہلکوا ثابت ہو گیا کہ محض اجنبی نامیاد محنت ہی سے نہیں  
 بلکہ اقربا سے بھی علاوہ ان رشتہ داروں کے جسکی تفصیل قرآن پاک کی آیت قل للہون  
 یغضض الہ کے تحت میں آچکی ہے پردہ کرنا سخت ضروری ہے جس طرح عورتوں کو مردوں



سے پردہ کرنیکی تاکید ہے۔ اسی طرح مردوں کی واسطے بھی کلام پاک میں ارشاد ہے قل للمؤمنین  
 یغضوا من انصارہم ویحفظوا فرجہم ذلک اذکی لہم ان اللہ خبیر بما یصنعون  
 یعنی کہہ دے ایمان والوں کو نیچے رکھیں اپنی آنکھیں اور تہا متے رہیں اپنے ستر اسمیں  
 خوب سترائی سے ان کی الس کو خبر ہے جو کرتے ہیں جب قرآن پاک میں صاف صاف  
 حکم آگیا ہے کہ مرد و عورت دونوں ایک دوسرے کے دیکھنے سے اجتناب کریں اور ہاں  
 پردہ کریں تو فریقین کا آزادی کے ساتھ بے حجابانہ یکجا جمع ہونا۔ بے باکانہ باتیں کرنا۔  
 نظریں لٹانا۔ ایک جلسہ میں موجود ہونا کس درجہ تک کلام پاک کے احکام کے مطابق ہو سکتا  
 ہے۔ اور جو صاحب اس ازدادہ خیال کے موید ہیں اور بے پردگی کا فتویٰ دیتے ہیں  
 کس حد تک اپنے کو اسلام کا متبع خیال کر سکتے ہیں۔ اور سمجھ رہے ہیں کہ ان کل آیات قرآنی و احادیث  
 صحیحہ کو بالاسے طاق رکھ کر عدم پردگی کا استدلال صرف اس بنا پر کرتے ہیں کہ بعض مواقع  
 پر مسلمات لڑائیوں میں شریک ہوئیں اول تو کل غزوات اور جہاد میں مسلمان عورتیں مردوں  
 کے ساتھ نہیں لڑیں اور اگر کسی موقع پر اتفاقاً تحفظ آبرو۔ محبت شوہر۔ یا عزیز قریب۔ حمیت  
 اسلام یا دیگر وجوہ سے میدان کارزار میں پہنچ ہی گئیں تو اسکو بے پردگی کے واسطے  
 حجت لانا اور بطور دلیل پیش کرنا اور صاف طور پر لکھ دینا کہ اُس جہاد میں مسلمان خاتون (خولہ بنت  
 ازولہ) کی سوانح عمری سے ہمارے ذمہ فہم ناظرین معلوم کر سکتے ہیں کہ مذہب اسلام سے  
 عورتوں کا میدان جنگ میں جانا اور دشمنوں سے لڑنا منع نہیں ہے۔ (دیکھو صفحہ ۱۳۷ علم  
 نسوان بابت ماہ رمضان ۱۳۱۳ھ) ایک قابل شخص کو واسطے کس قدر تصفیک اور وجوب  
 بیوقعتی ہے۔ اگر حضرت ایڈیٹر معلم نسوان بے پردگی کو پردہ پر فضیلت دیتے ہیں تو اسکی  
 افضلیت آیات قرآنی و احادیث سے اسبطر حیر ثابت کریں جس طرح میں پردہ کو سخت ضروری ثابت  
 کر چکا ہوں۔ کتب تواریخ کی حکایات ہمارے واسطے قابل احتجاج نہیں۔ مسلمان مرد و عورتوں  
 کے افعال خلاف شرع جو داخل کتب تاریخ ہو گئے ہیں ہمارے واسطے بمنزلہ آیات قرآنی



و احادیث بنوی کی طرح نہیں ہو سکتی۔ بخولہ بنت ازور کے مقدمہ سے جسکو مولوی محمد حسین صاحب نے پرچہ معلّم عنوان بابت ماہ رمضان ۱۳۱۳ھ میں شائع کر کے بے پردگی کا استدلال کیا ہے صحت ظاہر ہے کہ اول تو یہ عورت اپنے بہائی حشر کی محبت کے باعث میدان جنگ میں پہنچی دوم یہیں بدکر مردانہ لباس میں سوم جب اوس سے دریافت کیا تو اس نے اپنا نام و نشان کیونکہ بتایا چہارم جب اوس سے بتکار و باہر از مزید بار بار استفسار کیا گیا تو اس نے اپنی ڈھانٹے کے نیچے سے عورتوں کے لہجے میں جواب دیا۔  
 اُسے سردار! سینے آپ کے حکم کی تعمیل نافرمائے کی راہ سے نہیں بلکہ شرم و حیا کے سبب کی کیونکہ میں عورت ہوں۔ اس سے یہ کہان ثابت ہوا کہ عورتوں کو مردوں کے ساتھ لڑائی میں جانا شرعاً جائز ہے بلکہ خولہ کا نہیں بلکہ مردوں کے لباس میں جانا اور پہرہ اپنا ہم کسی پر ظاہر نہ کرنا اس امر پر دال ہے کہ عورتیں مردوں کے ہمراہ ہو کر لڑائی میں شریک نہ ہوتی تھیں بلکہ یہ امر اتفاقیہ۔ اور التا در کا لحدوم کا مضمون تھا کتب احادیث و فقہ میں صحت طور پر عورتوں و نابالغ لڑکوں کو جہاد میں شریک ہونے کی ممانعت ہے اور عورتوں کو ہم اس موقع پر بنظر طوالت درج کرنا ضروری نہیں سمجھتی اگر اس تحریر پر اطمینان خاطر نہ ہو تو انشاء اللہ ہم دوسرے موقع پر وہ عبارات شائع کر کے مولوی صاحب ممدوح کو مطمئن کر دیں گے باوجود ممانعت شرع کے عوام کو منالطہ میں ڈالنے کی عرض سے علانیہ کہہ دینا کہ۔ مذہب اسلام سے عورتوں کا دشمنوں سے لڑنا منع نہیں ہے، ایک قابل شخص کی ذات سے کقدر و حریت انگیز ہے اور اسی پر خاتمہ نہیں بلکہ مزید بیان یہ تحریر فرمانا کہ وہ اسی طرح آزادی کے ساتھ فنون جنگ حاصل کر سکتیں ہیں جس طرح ایک مسلمان مرد کر سکتا ہے، (ادیکھو پرچہ معلّم عنوان بابت ماہ رمضان ۱۳۱۳ھ) کس درجہ محل استجاب ہے ایام جاہلیت میں بیشک عورتیں آزادی کے ساتھ پہلے گری اور فنون جنگ وغیرہ سیکھتی تھیں لیکن شرع نے ان کو کل دروم کو بالکل مٹا کر ان کی ممانعت فرمائی کیا اوائل اسلام سے آج تک کیسے وقت کسی عہد



کسی اسلامی ملک میں کوئی مدرسہ ایسا قائم ہوا جس میں عورتوں کو آزادی کے ساتھ فنون جنگ و سپہگیری کی تعلیم دی گئی ہو یا ان کے سیکھنے کے واسطے شرع نے حکم دیا ہو؟ میں خیال کرتا ہوں کہ اس سوال کا جواب بجز کلمہ نفی کے شاید کچھ نہ ہو۔ مجھے افسوس ہے کہ سخت تلاش کے بعد معلم نسوان کی صورت دہی پرچے دستیاب ہوئے ورنہ میں پبلک پر ظاہر کرویتا کہ بے پردگی کے اثبات جواز میں مولوی محسن صاحب کے دلائل کقدر راستی کے پہلو لئے ہوتے ہیں اگر فرض کیا جائے کہ کسی وجہ خاص سے اون عورتوں یا اسلام کا فرقہ کی کسی عورت کو بے پردہ ہو کر لڑائی میں شریک ہونے کے کبھی کسی طرح اجازت بھی حاصل ہو گئی تھی تو سخت ضرورت کی حالت میں عورتوں کا باہر نکلنا چنداں مضرت نہیں اور اپنا تمام بدن اور منہ چھپا کر باہر جانا جائز ہے جیسا میں تحریر کر چکا ہوں۔

حضرت صلعم کے زمانہ میں بحالت سخت ضرورت عورتیں باہر آتی جاتی تھیں۔ اور وہ بھی رفیعہ رفیعہ یہاں تک کہ ہو گیا کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ سودہ بنت زمعہ کو شب کے وقت باہر نکلتے دیکھ کر سخت تعجب کیا بلکہ خلاف شرع سمجھ کر سودہ کو حضرت صلعم کے پاس لے گئے حضرت صلعم نے فرمایا کہ سخت ضرورت کی حالت میں باہر نکلنا جائز ہے اس حدیث سے صحت ظاہر ہے کہ حضرت کے وقت میں بھی باہر نکلنے کا طریقہ بہت کم رہ گیا تھا اور بلا ضرورت باہر نکلنا قطعی منہر ہو گیا تھا ورنہ حضرت عمرؓ واقفیت کی حالت میں سودہ کو حضرت صلعم کے پاس کیوں لیجاتے۔ ہم صحیح بخاری کی اس حدیث کو اطمینان خاطر کیونستے ذیل میں بجز تخریر کرتے ہیں + حدثنا فردۃ بنت ابی المعز قال حدثنا علی بن مسهر عن هشام عن ابیہ عن عائشۃ قالت خرجت سودہ بنت زمعہ لیلا فراهما عمر ففر فلما فقال انک واللہ یا سودہ ما تتخفين علينا فرجعت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذکرنا ذالک له وھو فی حجرۃ فی یتعشی وان فی یدہ لہرقا فانزل علیہ ففر عنہ وھو یقول لقد اذن اللہ لکن ان تخرجن لھو انجبن ۔



اگر مخالفین کا خیال ہو کہ قرآن و کتب احادیث میں موجودہ پردہ ہند کی نسبت کہیں حکم  
 نہیں تو یہ اونکے عدم علمیت کی دلیل ہے ہم اس امر کو نص قطعی و احادیث صحیحہ سے ثابت  
 کئے دیتے ہیں کہ موجودہ پردہ ہند بالکل قرآن و احادیث کے مطابق ہے اور اس کی لغت  
 کرنا گویا خدا و رسول کے حکم کی نافرمانی کرنا ہے ذرا پارہ <sup>میں</sup> یقینت کی آیت و قرآن فی بیون  
 ولا تدرجن تبرج الجاہلیۃ الاولیٰ کو ملاحظہ کیجئے۔ یعنی ٹھہری رہو اپنی گہروں میں اور نہ  
 ظاہر کرو جیسا ایام جاہلیت میں ظاہر کرنے اور اپنے کو دکھانے کا عہد تھا اس سے صفا  
 ظاہر ہے کہ اپنے گہروں میں بیو اور باہر نکل کر اپنے سنگار و صورت و شکل غیر مردوں کو  
 ہرگز نہ دکھاؤ جیسا ایام جاہلیت میں رواج تھا جسکو میں بالتشریح تحریر کر چکا ہوں۔ اگر کچھ  
 کہا جاوے کہ یہ آیت نسائ المسلمین کے ہی واسطے مخصوص ہے اور نساء المسلمین کو اس آیت  
 سے کچھ سروکار نہیں تو یہ حضرات مصنفین کی خوبی و فہم کی دلیل ہے۔ قرآن پاک میں بہت  
 سی ایسی احکامی آیات موجود ہیں جنکا مورد خاص اور حکم عام ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو نام بنام  
 آئین نازل ہوتیں اور ہر شخص و ہر ملک کے مسلمانوں کی واسطے جدا جدا قرآن اترتے۔ یہ عام  
 قاعدہ ہے کہ ہمیشہ خاص لوگوں کی طرف خطاب کیا جاتا ہے اور ازدواج مطہرات چونکہ خاص  
 ہتین اور نساء المسلمین میں افضل و اشرف۔ لہذا انہیں کو اپنے کلام پاک میں خدا سے تعالیٰ  
 نے مخاطب کیا۔ اگر اس آیت سے ازدواج مطہرات کی ہی تعلیم مقصود تھی تو دوسری آیت میں  
 نساء المسلمین کو واسطے علیحدہ حکم آجاتا کہ مثل ایام جاہلیت کے نکاحات سے جہاں چاہو پھر  
 لیکن جب یہ امر قرآن و حدیث سے ثابت نہیں تو آیت مذکور پر عمل کرنے کے سوا کچھ چارہ  
 نہیں۔ اگر فرض کیا جاوے کہ آیت بالا سے ازدواج بنی ہی مفہوم ہیں اور عام مسلمان نہیں  
 تو قرآن پاک میں جبکہ کوئی دوسرا حکم ازدواج مسلمین کو واسطے وارد نہیں ہوا اس صورت میں  
 بھی ہماری عورتوں پر فرض ہے کہ ازدواج مطہرات کا اتباع کریں اور انکے قدم بقدم چلیں  
 اور اسی کو فلاح دین سمجھیں ورنہ کامل الایمان نہیں ہو سکتیں جب نص قطعی سے گہروں



میں متنبیہ کی تاکید ہو تو پھر پردہ کو امر قبیح قرار دینا گویا احکام الہی کو ناقض تصور کرنا ہے اور جس  
 شخص کے ایسے خیالات ہوں اور اسکے واسطے علماء جو فتویٰ دے سکتے ہیں وہ ظاہر ہے اسکے بعد  
 ترمذی کی حدیث کو بغور ملاحظہ فرمائے عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم قال المرأۃ عورۃ فاذا اخرجت استشر فلها الشیطان یعنی ابن مسعود رضی اللہ  
 عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا عورت ستر ہے پس جبکہ اپنے  
 پردہ سے نکلتی ہے تو اچھا کر دکھاتا ہے اسکو شیطان (مردوں کی نظروں میں) اس حدیث  
 سے عفاف ظاہر ہے کہ جو احکام ستر کی نسبت ہیں وہی عورت کی نسبت ہیں جیسا ستر و شرمگاہ کو  
 چھپانا فرض ہے اسی طرح عورت کو پردہ میں رکھنا فرض ہے جیسا ستر کا ظاہر کرنا حرام ہے۔  
 اسی طرح عورت کا بے پردہ ہونا۔ اگر موجودہ پردہ پر عیسیٰ کیا جاوے اور  
 عورتوں کو مثل ستر کے پوشیدہ نہ رکھا جاوے تو اس فرمان سے  
 باہر ہوے جاتے ہیں میں خیال نہیں کر سکتا کہ حضرات مخالفین  
 کو اس حدیث میں تاویل کی کیا گنجائش ہو سکتی ہے جس میں ذرا بھی عقل ہوگی وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے  
 کہ جب عورت کو ستر قرار دیدیا عورت کو ستر کی برابریاں لیا۔ جب حدیث میں صریح طور پر لکھا گیا کہ  
 عورت ستر ہے تو پھر کیا حجت ہو سکتی ہے کہ ان اگر ستر کو چھپائی کی ضرورت نہ ہو۔ ستر کو پردہ میں  
 رکھنے کی حاجت نہ ہو تو عورت پر یہ حکم عاید ہو سکتا ہے جن صاحبوں میں بوسے تعصب  
 نہیں اور ذرا بھی انصاف ہے وہ اس حدیث کے لفظوں سے خیال کر سکتے ہیں کہ اس حدیث  
 میں کس قدر پردہ کی سخت تاکید کی ہے اور اس سے زیادہ اور کیا پردہ کا ثبوت ہو سکتا ہے۔  
 بیشک یہی حدیث اور بہت سی دیگر احادیث جن میں سے بعض آئندہ بیان کیجاؤ گی اس امر پر اہل  
 ہین کہ عورتوں کو گردن میں پوشیدہ رکھو اگر وہ باہر نکلیں گو بہت احتیاط اور پردہ کے ساتھ  
 اور کسی اجنبی نے اونکے کسی عضو کو دکھ لیا تو جو گناہ ستر کے ظاہر کرنے میں ہوتا ہے وہی  
 اس موقع پر ہوگا۔ اگر آیت قرآن پاک و نیز حدیث بالا کے ملاحظہ کرنے کے بعد بھی اطمینان نہ ہو



اور یہ خیال کیا جاوے کہ محض برقع اور کھرباز انہیں عورتوں کا آنا جانا کافی ہے اور یہی پردہ  
 شرعاً جائز ہے۔ موجودہ پردہ کی ضرورت انہیں تو اس صورت میں یہ قیامت لازم آتی ہے کہ گو  
 مردوں کی نظر برقع کے باعث عورات پر نہ پڑے لیکن عورتیں مردوں کو برقع کے اندر سے دیکھیں  
 بغیر انہیں رہ سکتیں اگر تسلیم ہی کر لیا جاوے کہ عورتیں مردوں کو ارادۂ مذہب میں لیکن جب مرد  
 انکی نظروں کے سامنے آجاوین تو یہ بھی ممکن نہیں کہ اپنی آنکھیں بند کر لیں اور ٹوٹو ان جلیں  
 لاجاً لہ برقع کے لباس میں عورتیں مردوں کو ضرور دیکھیں گی لیکن حضرت مسلم نے جو نظر اٹھا کر  
 دیکھی اور جسکی طرف دیکھا جاوے دو لون پر لعنت فرمائی ہے غالباً یہ حدیث بھی حضرت عائشہ الفہیم  
 کے کانوں تک نہ پہنچی ہوگی لیجئے اب اسکو بھی سن لیجئے اور اسپر عمل کیجئے۔ یہی حق کے شعب  
 الایمان میں وارد ہے عن الحسن قال بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم  
 قال لعن اللہ الناظر والمنظور لایہ۔ یعنی حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ صحابہ رضی اللہ  
 عنہم سے مجھے یہ بات پہنچی کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کرے اللہ  
 دیکھنے والے کو اور اسکو جسکی طرف دیکھا گیا۔ اس حدیث میں اگر خدا کی لعنت سے بچنا منظور ہے  
 تو ہندوستان کے موجودہ پردہ سے کسی دوسری قسم کا پردہ شرعاً افضل و اعلیٰ انہیں اس  
 پردہ میں نہ تو کوئی عورت کسی مرد کو اور نہ کوئی مرد کسی عورت کو دیکھ کر گناہ میں مبتلا ہو سکتا ہے۔  
 ایسی آفت نزد گوشہ تنہائی راہ۔ اس بارہ میں کہ عورت مرد کی طرف نظر نہ اٹھاوے اور مرد عورت  
 کی طرف ایک دو حدیث انہیں بلکہ علاوہ آیات قرآنی کے سیکڑوں حدیثیں کتب احادیث میں  
 موجود ہیں پھر مجاہدین انہیں آتا کہ حضرات مخالفین کل احادیث اور وہ بھی اکثر صحیحین کی کس طرح  
 تردید کر کے اپنے نوافی مسئلہ گڑھ سکتے ہیں اور کس طرح بے پردگی کو از روئے شرع جائز قرار  
 دیکر عورت و مرد میں باہم خللا ماروا کہہ سکتے ہیں اس موقع پر میں چند احادیث کے ترجمے درج  
 ذیل کرتا ہوں جن سے معزز ناظرین پر بخوبی ثابت ہو جاوے گا کہ اسحضرت صلہ نے بار بار کس تاکید  
 کے ساتھ اور کس کس پہلو سے اپنی امت کو اسبارہ خاص میں تنبیہ فرمائی ہے۔



(۱) ابو داؤد نے بڑیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا یا علی لا تتبع النظرة النظرة یعنی اسے علی تو تابع مت کر نظر کو نظر کے کیونکہ تیرے واسطے پہلی نظر سے اور نہین سے تیرے لئے آخر نظر یعنی اول نظر جو اتفاقاً پڑ گئی وہ معاف ہے بعدہ پہر نظر کر لیا تو عذاب الہی میں ماخوذ ہوگا اس حدیث کو ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔

(۲) صحیح بخاری میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایاکم والجدوس علی الطرقات یعنی بچہ تم بیٹھنے سے راہوں پر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ بچہ تو ہماری مجلسوں سے کوئی چارہ نہین ہے ہم دن میں بیٹھتے ہیں (مجبوری) تو آپ نے فرمایا اگر تم ہنستے نہین ہو تو راستہ کو اور کا حق دو۔ دریافت کیا راستہ کا کیا حق ہے اسے رسول خدا فرمایا نیچے کرنا نگاہ کا۔ روکنا ایذا کا۔ سلام کا جواب دینا نیک بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا۔

(۳) ابوالقاسم قسیمی نے فضل بن عبید سے روایت کیا ہے کہ میں نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تم میرے واسطے چوڑے چیزوں کے جھانسنے ہو جاؤ تو میں بتاؤں گا تمہارے واسطے جھانسنے ہو جاؤں۔ جب بات کرے ایک تمہارا تو جھوٹ نہ بولے اور جب امین بنایا جاوے تو خیانت نہ کرے اور جب وعدہ کرے تو خلاف نہ کرے اور نیچی کرو اپنی آنکھوں کو اور رو کو تم اپنے ہاتھوں کو اور تہا سے رہو تم اپنی شرم گاہ ہو گلو۔

(۴) عبدالرزاق نے بروایت ابن سیرین عبیدہ سے روایت کیا ہے کہ ابہرہ شہر جکو ساتھ اللہ کی نافرمانی کی ہے تو وہ کبیرہ ہے اور اللہ ایک نے دو طرفوں کا ذکر کیا ہے پس فرمایا ہے کہہ دے مومنوں کو کہ نیچی کرین اپنی آنکھیں (اس سے ظاہر ہوا کہ اگر اسکے خلاف کریں گے تو گناہ کبیرہ کے مرتکب ہو گئے۔



(۵) صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لکھا گیا ہے ابن آدم پر حصّہ اور سکا زنا سے وہ اور سکو لامحالہ پانچاگاپس ناکاہوں کا نظر ہے اور زنا زبان کا بولنا ہے اور زنا کا لٹون کا سنا ہے اور زنا ہاتھوں کا پکڑنا ہے اور زنا پانوں کا قدم ہین اور نفس متنا کرتا ہے اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ اور کوسپا کرتی ہے یا جھوٹا کرتی ہے۔ سداۃ البخاری تعلیقاً و مسلم مسنداً۔

(۶) فتح البیان کا یہ بیان ہے لیغضوا من البہار ہھر کے تحت میں یہ بھی مندرج ہے کہ جو شخص کسی کے دروازہ پر اذن مانگنے کو کھڑا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنی آنکھیں نیچی کرے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اذن بصر ہی کی جہت سے ٹھہر لیا گیا ہے۔ (اگر ایک دوسرے کے دیکھنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو طلب اذن کی کیا ضرورت تھی جیسا کہ خدا نے تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے یا ایہا الذین امنوا لا تدخلوا بیوتا غیر میں تکہ الخ) (۷) ابو داؤد نے ہزبل سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک شخص آیا ابو داؤد کے استاد عثمان بن ابی شیبہ نے کہا کہ وہ معد تھے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے سامنے کھڑے رہے اذن مانگتے تھے نبی صلعم نے اون سے فرمایا ھکذا ھکذا او ھکذا ھکذا یعنی دروازہ سے اوپر اوپر کھڑا ہو پس اذن مانگنا جو ہے سو نظر سے ہے

(۸) صحیحین میں رسول اللہ صلعم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے تجھ پر چڑھا بغیر اذن کے پھر تو نے ایک کنکری اوس کے ماری پھر اوسکی آنکھ بھڑک ائی تو تجھ پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔ (۹) ابی ابن الدنیا نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر آنکھ روئی والی ہے روز قیامت کو مگر وہ آنکھ جو اللہ کے محارم سے نیچے کی گئی اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں بیدار رہی اور وہ آنکھ جس سے نکلا (انسو) مثل سرکہ کی کے اسد عزوجل کے خشیت کے باعث۔

(۱۰) طبرانی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ



عید و مسلم نے فرمایا ہے بیشک نظر ایک تیز تر نہر آلود ہے الیس کے تیز وں سے جو شخص اس کو چھوڑے  
میرے خوف سے تو میں اس کے بدلے میں ایمان دوں گا کہ وہ اپنے دل میں اس کی حلاوت پائے گا۔  
(۱۱) طبرانی میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی عام وہی ہے لتغضین ابصارکم وتحفظن  
فہم وجہکم ولتقیمن وجوہکم اولئک سفین وجوہکم یعنی البیت ثم یچی کرواپنی آنکھوں کو اور البیت تمنا  
ہو اپنے ستر کو اور البیت قایم کرو اپنے منہ کو ورنہ البیت تغیر کر دے جاوینگے تمہارے منہ۔ شرع  
میں تو یہ تاکید کہ ایک دوسرے پر نظر نہ ڈالو اور سخت بچو ورنہ تمہارے منہ تغیر کر دے جاوینگے تمہاری  
حالت بگڑ جائیگی اور اجل کے بعض احامیان قوم کی یہ ترغیب و منشا کہ عورتوں کا آزاد ہو کر مردوں  
سے دوبرہ ہونا۔ اسے ہم کلام ہونا۔ ایک دوسرے کو لپٹائی ہوئی نظروں سے دیکھنا عین مصلحت۔  
عین صواب۔ عین حکم شرع و فلاح دارین ہے اس کے بغیر ترقی و بہبودی قوم ممکن نہیں۔  
یہ بین تفاوت رہ اذکجا است تا یکجا

مجھے آئندہ چند دیگر امور پر بھی بحث کرنا مقصود ہے ورنہ اثبات پردہ میں اکثر احادیث و دلائل  
اور بھی پیش کرتا۔ اگر اب بھی مخالفین کے نزدیک فرضیت پردہ میں وجوہ مقومہ بالاناکافی ہوں تو  
میں انشاء اللہ تعالیٰ دوسرے موقع پر زیادہ صراحت کے ساتھ بحث کر کے اس مسئلہ خاص کو ان  
حضرات کے ذہن نشین کر دوں گا بشرطیکہ وہ طالب حق و انصاف پسند اور مسلمانوں کے دلی خیر خواہ اور  
سچے بھی خواہ ہوں۔ لیکن تا وقتیکہ کل احادیث مسطورہ صدر کو غلط۔ موضوع یا مہمل ثابت نہ کر دینگے  
اور سو قیاسی سوالات و اعتراضات کا جواب دینا عبث و فضول بھی نہ ہو گا بلکہ سرسری تصنیع و قیاس  
مجہا جاویگا۔ احادیث بالا کا یہ مفہوم کہ ایک دوسرے کی طرف نظر اٹھا کر قطعی نہ دیکھو ورنہ ملعون ہو جا  
تمہارے چہرے بگاڑ دے جاوینگے تمہارے زنا قایم کیا جاویگا اور صاف تشریح کر دی کہ غیر مرد  
کی طرف خواہ شوہر ہی کا ہائی کیون نہ ہو ہرگز نظر نہ ڈالو۔ خصی۔ محبوب اور محنت ہی سے نہیں بلکہ  
ناہنیا سے ہی پردہ کرو اور اپنے کو چھپاؤ۔ پھر سچہ میں نہیں آتا کہ موجودہ پردہ ہند کے سوا اس کو  
ہمارے کر فرمائے حضرت اڈیٹر پرچہ معلم لنواں جس دن دام سے تاویل کرتے ہیں اکونسا ایسا



پردہ ہو سکتا ہے جسکے ذریعہ سے خدا اور رسول خدا صلعم کے احکام کی پوری طور پر پابندی ہو سکتی ہے اور وہ کوئی ایسا طریقہ ہے جس میں مرد و عورت بجاالت آزادی ایک دوسرے کے دیکھنے سے محفوظ رہیں مین یقین کرتا ہوں کہ مخدوم و مکرم مولوی محب حسین صاحب وجوہات بالاکو بنور ملاحظہ فرما کر موجودہ پردہ ہند (جس دوام) کو ضرور شرعی پردہ تصور فرمائیں گے اور اسکے خلاف کسی دوسری قسم کے پردہ کو افضل و اعلیٰ خیال نہ کریں گے۔ کیونکہ برقع وغیرہ کی حالت میں گورنر دیکھ لیں لیکن عورتیں ممکن ہے کہ نظارہ بادی کریں اور سوقت حکم شرع سے منحرف ہو کر ضرور معصیت میں گرفتار ہو گئے۔

۵۔ عورتوں کو پردہ میں رکھنے کے باعث مسلمانان ہند اور نیز اسلام پر بڑے بڑے اعتراضات کی بہار ہو رہی ہے۔ کوئی کہتا ہے عورتوں پر بڑا ظلم ہوتا ہے۔ انکو پنچرون میں کیوں بند کیا جاتا ہے جس دوام کی کیا ضرورت ہے انکو بھی مثل مردوں کے آزادی کیوں نہیں دی جاتی ایک کہتا ہے کہ شرع نے پردہ کی کہین اجازت نہیں دی۔ دوسرے کا خیال ہے کہ پردہ کو شرع کا ہی حکم ہے لیکن اس میں کوئی حکمت نہیں اور پردہ مرد و عورتوں کے مصلحت کے خلاف اور غیر شرع ہے غرض کہ ہر کس بخیال خویش غلطے دارد۔ اگر اسلام نے عورتوں کو پردہ میں رکھنے کا اس خیال سے حکم نافذ فرمایا کہ عورتیں بے پردہ ہونے سے آوارہ ہو جاویں گی۔ بیحیائی آجائیں گی فحش پہیلیں لگائیں گی اور رفتہ رفتہ بدکاری کی وہی لوہٹ ہو جاویں گی جو ایام جاہلیت میں تھی۔ تقویٰ و پرہیزگاری پاکبازی و پاکدامنی عصمت و عفت خیر باد کہہ کر کنارہ کشی اختیار کر لیں غرض کہ متوہ نہ ہوئے ہوں اور متنبہ ہو کر آزادی و میاکی میں اول درجہ کا پاس ملجا دیں گے۔ تو ان قباحتوں پر نظر کر کے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اسلام نے عورتوں کو پردہ میں قید کر کے انکے ساتھ بڑا ظلم کیا ؟ کیا کوئی گمان کر سکتا ہے کہ ڈاکٹر یا طبیب نے مریض کو پرہیز کر دیا حکم دیکر ٹبری دشمنی کی اور حکمت کے خلاف کیا ؟ کیا کوئی خیال کر سکتا ہے کہ باپ نے بیٹے کو اسکی فائدہ کی غرض سے ایک امر خاص میں ممانعت کر کے اسکے ساتھ سخت بدسلوکی کی ؟ اگر معلم و تالیق نے مستعلم کو علم و ادب



کے تعلیم دینے میں مہاش چشم نمائی کی تو کیا یہ اوستاد کا فعل نالضافی میں داخل ہو سکتا ہے ؟  
 نہیں - نہیں - ہرگز نہیں - اس طرح عورتوں کو اوستا کے دینی و دنیوی مفاد کی غرض سے پردہ  
 کی تعلیم کسی طرح ظلم و نا انصافی نہیں بلکہ سراسر محبت و خیر خواہی حکمت و مصلحت پر مبنی ہے -  
 فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة اگر شروع سے قطع نظر کیا جاوے اور عورتوں کو آزادی کا  
 فتویٰ دیدیا جاوے - تو کل ہی دیکھ لیجئے کہ ان کید کن خطیر کا لباس پہن کر بڑے بڑے  
 بالکد امنوں کو تیر نظر سے دلہ روز کر کے مرغ بسل کی طرح تڑپاویں اور اپنے دام میں پھنسا کر اون  
 بیچاروں کو بے موت ماریں - اگر خدا خواستہ عورت ہندو کو بے پردگی کا حکم ہو جاوے تو حیا کا  
 برقع اوتا کر ان کید الشیطان ضعیفہ کا راگ گاکرا اپنے کرشمہ و ناز سے سیکڑوں کے دل  
 چھین لیں - اور اسی پر خاتمہ ہو بلکہ طرح طرح کے فتنہ و فساد پر پاہون عزت و غیرت - شرم و حیا سے  
 رخصت ہو جاوے اور اوستا کے بجائے سیمیا فی اور فحش اپنا سکھائے - اگر فرض کیا جاوے کہ  
 جو کچھ معنی عورتوں کی نسبت رائے ظاہر کی بالکل مہمل اور لغو ہے اور پرمیال بعض صاحبان  
 عورتیں صاحب عصمت - سراپا خوشفصال - پاک اور مجسم خیر ہیں اونکا بے پردہ ہونا اور مرد و عورت  
 ساتھ بے دھڑک بازاروں میں چکر لگانا - جیسا یورپ میں قاعدہ سے بجز فائدہ کے کچھ نقصان  
 نہیں پہنچا سکتا - اگر تسلیم کر لیا جاوے کہ کل عورتوں کے خمیر میں اذل سے تقدس کا مادہ رکھا  
 گیا ہے اور معصومہ ہو چکی وجہ سے اپنی نفسانی خواہشوں پر قابض اور غالب ہیں اور کسی گناہ  
 کی مرتکب نہیں ہو سکتیں اور اگر تھوڑی دیر کے واسطے یہ بھی صحیح مان لیا جاوے کہ شیطان بھی  
 اونسے بہاگتا ہے اور اونکو کسی قسم کے مکرو فریب کے جال میں نہیں پھانس سکتا تو حضرات  
 مخالفین آپ آوارہ لوگوں کا کیا بندوبست کر سکتے ہیں کیا ممکن ہے کہ عورتیں بے حجابانہ بازاروں  
 میں نخلیں - مردوں کے ساتھ خلا ملا کر کہیں اور مردوں پر اکل و فریفتہ ہوں ؟ کیا قیاس میں آسکتا  
 ہے کہ مرد بھی مثل عورتوں کے شہوات نفسانی کو روک لیں یا پارسا بندہ اونکی طرٹ آنکھہ اٹھا کر  
 بھی نہ دیکھیں - نہیں - ہرگز نہیں - ہاں اگر مرد بھی حضرات مخالفین کے مثل خواہشات نفسانی



سویاک دصاف ہو جاوین اور نفس کو اپنے قابو میں کر لین تو شاید ممکن ہے۔ لیکن اس وقت بھی ممکن نہیں۔ بڑے بڑے پارسا اور متقی اس کو چھین کر چکر کمانے لگتے ہیں اور اس دریائے ناپید اکنار کے گرداب بلامین پہنچ کر غرق ہو جاتے ہیں بڑے بڑے عابد اور زاہد صبر و شکیبائی سے ہاتھ بیٹھے ہیں کسی مدح میں سے دوچار ہونا تھا کہ۔

ہوش جا نا ہا نگاہ کے ساتھ ۴ صبر حضرت ہوا اک آہ کے ساتھ  
کیا آپ نے ہاروت ہاروت کا قصہ نہیں سنا کہ کس دعوئی سے دنیا میں آئے اور کس کے عشق میں مبتلا ہو کر کس عذاب میں گرفتار ہوئے جب فرشتوں کی یہ کیفیت ہوئی تو انسان چڑھتا نفسانی سے مرکب ہوا اور گناہ و معصیت میں ملوث دوسرا پادھر ہے کیا معصوم و بے گناہ ہو نیک دعوئی کر سکتا ہے؟ کیا یہ امید ہو سکتی ہے کہ مرد و عورت یکجا جمع ہوں اور صفائے کبار سے محفوظ رہیں؟ کیا اس امر کو کوئی ذی عقل تسلیم کر سکتا ہے کہ مرد و عورت کے میل جول سے ملتان میں تقویٰ و روح قائم رہیگا اور کوئی فریق حد شرع سے قدم باہر نہ کرے گی؟ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ امر بالکل ناممکن ہے بلکہ برعکس اسکے وہ شراب نتائج ظہور میں آویں گے جتنا اس وقت ہجو و ہم و گمان بھی نہیں ہندوستان انھیں مالک یورپ کے شل ہو جاویگا بلکہ محض جینیری میں ان سے بھی بدرجہا بڑھ کر طرح طرح کی معصیت میں مبتلا ہو جاویگا اور ایام جاہلیت کا یہاں نظر آنے لگیگا عشق بازی ناجائز۔ نظارہ و دیدار بازی جنکی تعریف میں شعرا نے دستہ کے دستہ رنگ ڈالے لیکڑوں۔ بنویان تصنیف کر ڈالیں۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں قصص و ناولس تحریر ہو گئے وہ اسی بے پردگی کے نتائج ہیں خیر پور نے قصص کو جابائے دیجے ایک نیا واقعہ سنئے اودھ اخبار مطبوعہ ۱۳۸۶ء بمطابق ۱۹۶۹ء انگریزی اخبارات سے نقل کرتا ہے کہ دارالسلطنۃ اٹلی کا ایک نقاش مسیحی فوجی اسپین کی شہزادی الویرا کو بہکا کر لے گیا۔ ناظرین کی دلچسپی کے واسطے چند فقرات اخبار مذکور کے درج ذیل ہیں دشمن ہادی ولا ٹیلی پیٹا یوز کو اکثر اتی جاتی تھی اسوجہ سے کوٹ فوجی سے رلیا ہو گیا اور کوٹ نے بہت جلد شہزادی کے دل میں محبت پیدا کر لی۔



یہ روابط اس قدر بڑھ گئے کہ شاہزادی ہر ایک پر وہ پوشی نہ کر سکی۔۔۔۔۔ ملازمین مجلس اسے بیہوش کو حکم  
 ہو گیا تھا کہ ان کی مالکہ کے نام پر خطوط آئین جا میں اونکو وہ لے لیا کریں اسطور پر قیدی کے خطوط  
 کا حال معلوم ہونے لگا۔ کچھ زمانہ کے بعد پرنسز الویرا نے جب دیکھا کہ انکے خطوط کا جواب نہیں  
 آتا تو انہوں نے خود ڈاک میں ڈالنے کی کوشش کی لیکن ہر ایک اجازت نہ پائی اور مناسب موقع تلاش  
 کرنے کے پہرے والوں کی عدم موجودگی میں وہ اپنے یار سمیت تین لاکھ لار کے زیورات لیکر اور بہت  
 نقد روپیہ سمیٹ کر روم (دارالسلطنہ اٹلی) کو روانہ ہو گئیں اور اس زمانہ میں وہ بالعموم ہی ہونگی تھیں  
 یہ یورپ کی موجودہ تہذیب ہے۔ یہ خاص لوگوں کی حالت ہے۔ بیشک یہ آزادی اور نظارہ بازی  
 کا ہی ثمرہ ہے۔ حضرات ناظرین! صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک آپ روزمرہ ملاحظہ فرماتے  
 ہونگے یا آپ کے کانٹین صدائیں تو ضرور آتی ہونگی کہ اس آزادی کی بدولت کتنی عورتیں لیبیاں بن جائی  
 ہیں اور کتنی عورتیں محبت عورتوں میں مجنون ہو کر دربارہ پھرتے ہیں۔ کیا یہ اسی بے پردگی کا  
 نتیجہ نہیں؟ کیا یہ دیدار بازی کا کرشمہ نہیں؟ فی الواقع جو فتنہ و فساد کہ ظہور میں آتا ہے۔ وہ چشم  
 کے خاندان سے اٹھتا ہے۔ نگاہ کا لڑتا تھا کہ قلب و جگر سینہ و دل صبر و استقلال سب تلخ  
 سے جاتا رہا تصور میں دن رات کھٹے لگا۔ وحشت و پریشانی نے گہیرا۔ عقل و خرد نے کنارہ  
 کیا۔ کیا اپنا۔ لکھنا پڑھنا دوسو تین اوٹھنا بیٹھنا سب ترک ہو گیا۔ اگر ایک طرف چند روز کی واسطے  
 اجتناب ہوا بھی تو دوسری طرف بمصداق القلب بھٹکا الی القلب کہہ با اور بقنا طیس کی طرح کشش  
 کا اثر دکھا کر گل کہلائے گیا اور نفس نے جو عرصہ سے دل ہی دلیں چکیاں لے لیکر رہا تھا  
 اب عمدہ موقع پا کر حط تازہ حاصل کیا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ جس قدر عورتیں پردہ نشین ہیں سب پارا  
 ہی ہیں یا جو بے پردہ ہیں سب آوارہ مزاج ہی ہیں بلکہ اس قدر دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں  
 کہ بے پردگی میں جس کثرت سے عورتیں آوارہ مزاج نظر آتی ہیں وہ ہی کثرت پردہ میں عظیمہ  
 عورتوں کی معلوم ہوتی ہے جس قلت کے ساتھ بے پردگی و آزادی میں باجیا و صاحب عصمت  
 ملین گئی ہیں قلیل تعداد پردہ کی حالت میں آوارہ عورتوں کی نظر آوے گی۔ اگر یہ کہا جاوے کہ انشاوی



بیاہ کی دعوتوں میں عورتوں کے شریک رہنے سے کہی مردوں کی حمیت اسکی مقتضی نہ ہوگی  
 کہ وہ اپنی ہوسٹیوں کے سامنے کوئی خلاف تہذیب بات ہی زبان سے نکالیں۔ انہیں یہ گوارا  
 نہ ہوگا کہ وہ ایسی مجلسوں میں طوائف کا ناچ کرائیں یا اپنی مسرے عورتوں کو نقالوں یا ہانڈوں کی  
 بخش نقلیں دیکھنے دین عورتوں کی موجودگی سے بھیا سے بھیا آدمی تک بھی مہذب و متین ہو جاتا  
 ہے۔<sup>۸۹</sup> دیکھو پرنسپل معلم لنواں جلد ۱۰ نمبر ۲۰ اووہ اخبار مطبوعہ ۱۲ مارچ ۱۹۰۹ء (۱۹۰۹ء) تو ہمارے خیالات  
 پر سنت افسوس۔ برین عقل و دانش بیاہ گر گیت ۴۰ حضرت جب بے پردگی و آزادی پہل گئی تو  
 اوسکے ساتھ بھائی و بے غیرتی ہونا کیا معنی۔ جب آجکل سمٹ پردہ کی حالت میں بعض بعض مقامات  
 پر شرفاء کے محلوں اور بستوں میں اندر سبھا اور سٹیئر کی محفلین منعقد ہوتی ہیں بیاہ کا نہ طور پر ناچ  
 ہوتے ہیں۔ بھانڈا بخش نقلیں کرتے ہیں اور مرد آزادانہ طور پر اور عورتیں چیلون میں سے نکلتا  
 کرتی ہیں تو آزادی کی حالت میں ناچ وغیرہ کامرک ہونا اور تہذیب بنانا بالکل ناممکن ہے  
 اوسوقت میں جو ہنر وہ تھوڑا ہے۔ کیا آپ نے ایام جاہلیت کے حالات ملاحظہ نہیں کئے  
 آپ کے خیالات کے مطابق ان میں بھی بحالت آزادی حیا اور غیرت ضروری و لازمی تھی  
 لیکن جو فحش مردوں عورتوں کے اجتماع کی باعث اونکی رگ رگ میں سرایت کر گیا تھا اوسکے اظہار  
 میں بھی مشرم آتی ہے اور اسی مصلحت کے باعث اون ذایم کے دور کرنے کے واسطے اسلام  
 نے پردہ کی چار دیواری مستحکم طور پر قائم کر دی۔ اگر یہ خیال کیا جاوے کہ وہ وحشی و ناخالیستہ  
 قوم تھی تو آپ مہذب و شالیستہ قوم کو ملاحظہ کیجئے۔ جنکی تقلید کو حضرت مخالفین آجکل اپنا فرض  
 منصبی سمجھتے ہیں ان میں کیا بے شرمی و بھائی کا ناچ نہیں ہوتا؟ کیا ڈیننگ پارٹی (محفل  
 رقص سرود) میں جہاں اپنے بزرگ نے مرد و عورت سب جمع ہو کر ناچتے گاتے ہیں۔ کوئی ان میں  
 سے خلاف تہذیب بات زبان سے نہیں نکالتا کیا اوس حالت میں کوئی فعل مکروہ اون سے  
 سرزد نہیں ہوتا؟ اس امر کا اظہار کرنا گویا آفتاب پر خاک ڈالنا ہے۔ ناچ وغیرہ کی تہذیب و انگلستان  
 و فرانس و دیگر ممالک یورپ کی سوشل پولیشن طشت از بام ہے جو لوگ باڈ پارک لندن کا



گشت لگا چکے ہیں یا پنڈت او ماشنکر وغیرہ کے سفر نامہ ملاحظہ کر چکے ہیں وہ وہاں کے حالات کا عمدہ نقشہ کھینچ کر قوم کے روبرو پیش کر سکتے ہیں ہکواؤں حالات کے تحریر کرنے میں حجابِ تہذیب مانع ہے اگر یہ امور سدا رہ نہوتے تو ہم پست کندہ واقعات جو بے پردگی و آزادی کے باعث ظہور پذیر ہوئے یا روزمرہ برابر ہو رہے ہیں اس موقع پر ناظرین کی دلچسپی و معلومات کے واسطے درج کرتے ہیں لیکن ہکواؤں بات زبان سے نکالنا بھی مناسب نہیں جسکی وجہ سے قوم کے خیالات گندے اور ناپاک ہوں اور عشاق مزاج کو خطرہ زندگانی کی غرض سے آزادی کی سپورٹ رائیڈ کرانے میں اچھا موقع ہاتھ لگے۔

۴۔ یہ خیال کہ یورپ کو آزادی نسوان کے ہی باعث ترقی حاصل ہوئی۔ بالکل مغل و لغو ہے۔ یورپ کی ترقی کا ذریعہ محض عورتوں کی لبرٹی کو ہی تصور کرنا سہرا یا خلاف عقل ہے۔ اگر فرض کیا جاوے کہ قوم کی ترقی آزادی نسوان پر ہی منحصر ہے اور کسی دوسرے طریقہ سے یہودی و فلاح قوم ممکن ہی نہیں۔ اگر تسلیم کر لیا جاوے کہ ممالک یورپ کو جو آج کل علم و دولت صنعت و حرفت و زراعت و تجارت میں اعلیٰ درجہ حاصل ہے وہ لبرٹی آف دو مین (آزادی عورت) کی بدولت نظر آتا ہو تو حضرات مخالفین کے خیال کے مطابق اسپین میں آج کل اسوقت سے جبکہ اسلامی سلاطین کے زیر فرمان تھا بدرجہا ہر مین ترقی ہونا لازمی و ضروری ہے کیونکہ موجودہ زمانہ مین ملک اسپین کی آزادی نسوان مثل دیگر ممالک یورپ کے مسلم البتہ ہے لیکن ہکواؤں کے بالکل بھلے نظر آتا ہی جو ترقی و عروج۔ شان و شوکت۔ دولت و ثروت۔ اخلاق و تمدن۔ تہذیب و شایستگی۔ آبادی و خوشحالی وغیرہ اسلامی فرمانرواؤں کے تحت حکومت ہسپانیہ (اسپین) کو حاصل تھی اور کا عشر عشر بھی اسوقت اسکو نصیب نہیں۔ مین دونوں زمانوں (یعنی اسلامی اور موجودہ اسپین) کا فوٹو کھینچ کر ناظرین کے روبرو پیش کرتا ہوں جس سے انصاف پسند و حق شناس پر بخوبی ظاہر ہو جائیگا کہ اسلام کن وجود سے ترقی پذیر ہوا اور اب اسپین مین کس بنا پر اخلاقی تنزل چہا رہا ہے۔

۵۔ جو تعجب انگیز انقلاب کہ ترقی تہذیب مین مسلمان معزز (مراکوش) نے مین ایک ملک سے (باشندگان



اسپین کی وجہ سے ظہور میں آیا وہ فی الواقع صفحات تاریخ پر ایک عظیم الشان اور بیشمار واقعہ ہے۔  
 ..... اپنے آبائی وطن سے جدا ہو کر اسی خون نے اوس سرزمین کو جو اس کے عقیدہ  
 کے مطابق منجانب اللہ عطا ہوئی تھی نظر محبت سے دیکھا اور اس کے جلا دینے میں ہر طرح سے  
 ایسی کوشش کی جو انسان کے عیش و تمنہ کے واسطے ممکن ہے۔ عاقلانہ اور منصفانہ قوانین  
 کے سلسلہ میں نظام سلطنت کی بنیاد قائم کر کے نہایت محنت و توجہ سے علوم و فنون کو بدرجہ اتم  
 حاصل کر کے اور زراعت - صنعت - حرفت و تجارت کو اعلیٰ ترقی پر پہنچا کر اوسہوں نے بتدریج  
 ایسی سلطنت قائم کی جو بلحاظ سرسبز می و خوشحالی کل عیسائی سلطنتوں میں لاثانی تھی۔ پس عجیب  
 کوشش و جانفشانی کے ساتھ اوس اعلیٰ درجہ کی تہذیب و شائستگی سے آراستہ ہو کر جو مشرقی ہر  
 میں ملک عربیہ میں جلوہ افروز تھی اوسہوں نے تاریک اور پانڈسیر چھائے ہوئے یورپ کو اس کے  
 مغربی حصہ میں رکھ کر مشرقی علوم کی روشنی سے منور کر دیا۔“

(۲) اسپین خصوصاً علم عربی کا دارالعلم تھا۔ یہیں اسکی روشنی سب سے زیادہ چمکی اور بہت سرعت  
 کے ساتھ اعلیٰ ترقی حاصل کی۔ کورڈوا (قرطبہ) گرنیٹا (غرناطہ) سیویل اور اس جزیرہ نما (اسپین)  
 کے کل دیگر شہر مدارس - دارالعلوم اور کتب خانوں کی شان و شوکت میں اپنا ہم سر نہ کہتے تھے  
 اسپین کے عربی مصنفین کی تعداد اس قدر زیادہ تھی کہ مختلف قصبوں کے مصنفین اور علوم کے  
 مختلف شاخوں کی جن میں کتب تصنیف ہوئیں جدا گانہ فہرستیں تیار کی گئی تھیں۔ گذشتہ اور  
 موجودہ زمانہ کی کوئی قوم کہی ایسے قوانین پر قابض نہیں ہوئی جو بلحاظ فراست - انصاف اور  
 کمالیت عرب کے مسلمان فاتح اسپین کے قوانین پرست لیگی ہو۔ کوئی قوم ایسی نہیں ہوئی جس نے  
 عاقلانہ قوانین باشندگی ذہانت اور صنعت کے اعتبار سے اسپین کے مورث مسلمان خصوصاً  
 سلطنت غرناطہ سے زیادہ ترقی کا درجہ حاصل کیا ہو۔“

(۱) دانشگاہن ارنگلیک مشہور متعصبانی کی تحریر۔ اسے عمود ارتک اسپین میں رکھ اوس ملک کی گذشتہ تاریخ لکھی

(۲) دیکھو عبارت محررہ سہمیڈی مندرجہ کتاب دمی اسپیش پنسولا صفحہ ۶۵۔



(۳) اسپین کے ادس حصہ نے جو مسلمان موروں کا زیر فرمان تھا تہذیب شایستگی و سرسبزی کا وہ درجہ حاصل کیا جسکی مثال تاریخ اسپین کے کسی زمانہ میں نہیں پائی جاتی یہ لوگ بالخصوص فن زراعت میں بہت ہوشیار تھے اور پبلک اور پرائیویٹ انتظامات کے ہر ایک شاخ میں کمال کے اعلیٰ درجہ پر پہنچ گئے تھے۔ یہی لوگ اولاً اسپین میں - چاول - نیشکر - روئی اور ریشم کے پیداوار میں بانی ہوئے۔ یہی لوگ فنون جبر ثقیل (mechanical Arts) سے بھی بخوبی واقف تھے اور تقریباً ہر ایک شہر میں اونھوں نے ہر قسم کے کارخانے نکلیں چکیاں شیشہ خانے وغیرہ قائم کئے انہیں لوگوں کی وجہ سے کاغذ کی ایجاد ہو کر اولاً اوسکی اشاعت یورپ میں ہوئی۔ ریشم اور روئی کے کپڑے مورا کو کے چرم وغیرہ اونکی وجہ سے کمال کے اوس اعلیٰ درجہ کو پہنچ گئے تھے کہ غناطہ اور اندلسیہ کے اطلس - زربعت اور کتب و کتاب کی دنیا کے ہر ایک حصہ میں کمال قدر کیجاتی تھی ان کی صنعتوں اور حرفتوں پر موروں (مسلمانان مورا کو) کا نشان اسپین کو علم سائنس (Science) سے بھی کمال عشق تھا۔ اکثر سلاطین اسلام لیٹرچر (علم ادب) اور علماء کے قدردان اور مربی تھے گیارہویں صدی (عیسوی) کے اخیر میں مسلمانان اسپین کو نشر پبلک کتب خانہ اور تمام بڑے بڑے شہروں میں پبلک اسکولس اور کالجوں کا فخر حاصل تھا۔ ان مجموعہ کتب میں ہزاروں جلدیں باشندگان اسپین کی تصنیف شدہ تہذیب و تہذیب مورخین شجر - واقفین صرف و نحو - فصحا - وبلغا - حکما و اطبا - مقنن اور شرع و اصول کے مسائل موجود تھے ان کی معلومات علم نباتات (Botany) میں بھی مشہور آفاق تھی اور وہ علم کیمیا (Chemistry) میں بھی کچھ کم نہ تھے۔ علم طب و تشریحات میں بھی ان کی قابلیت بہت زیادہ تھی علم ریاضی اور خصوصاً الجبرا (جبر و مقابلہ) میں اپنا مقابل نہ رکھتے تھے۔ علوم منظر و تیز نبات - ہیئت و تنجیم کی بہت قدر کرتے تھے اور کارآمد و مفید فنون میں سے کسی میں پس پانہ تھے۔ اونھوں نے فنون علی الخصوص باغبانی و چمن بندی (Horticulture)



زراعت و کاشت و علوم جراثیم (mechanics) کو کمال ترقی پر پہنچایا۔ اس کے زمانہ میں اسپین عظیم الشان اور بارونق شہروں سے گزرتھا۔ جن کے آثار و کہنڈریز اب برس کے انقضاء کے بعد بھی اپنی شان و شوکت۔ تنزک و اقسام کی شہادت اب تک دے رہے ہیں۔“

(۴) ”میں نہیں جانتا کہ اس بے انتہا آبادی شان و شکوہ۔ تمکنت و عظمت کو جسے باعث اسپین کے شاہان اسلام کو افتخار حاصل تھا اُن کی گورنمنٹوں کے عاقلانہ تدبیر اور فیض رسانی کی بیان کئے بغیر کس طرح ظاہر کر دین۔ جنوبی صوبجات اخیر زمانہ سے بہت بدتر حالت میں ہیں اور اسپین اب زیادہ تر سیاحوں کے واسطے اُن نقش و نگار کی وجہ سے دلچسپ ہے جن کو یہ فحاش اپنے بعد بطور یادگار چھوڑ گئے ہیں۔“

اسپین کی وہ ترقی و عروج کا زمانہ جو شہادتوں و مقومہ بالا سے ظاہر ہے فی الواقع مسلمانان اسپین کی سرگرمی و جانفشانی۔ لیاقت۔ قابلیت۔ بہت و استقلال کی وجہ سے ظہور میں آیا کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ آزادی انسانوں نے اس ترقی میں کوئی پارٹ لیا تھا؟ کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ عورت کی لبرٹی اُن اعلیٰ مدارج کی بانی ہوئی؟ کیا انسان المسلمین کی واسطے بھی مدارس۔ اسکولس۔ و کالج قائم ہوئے اور انھیں عورتوں نے آزادی کے ساتھ بے پردہ ہو کر تعلیم حاصل کی اور پھر عام طور پر سرکاری ملازمت میں مردوں کے ساتھ شریک رہیں؟ ہمیں ہرگز نہیں اگر ترقی و بہبودی قوم و اصلاح معاشرت کا دار و مدار آزادی عورت پر ہی منحصر ہے تو میں سکر دریافت کرتا ہوں کہ آج کل جبکہ اسپینش لیڈرز کی آزادی اظہار من الشمس ہے ہر طرح پر اسلامی زمانہ سے زیادہ ترقی و عروج ہونا چاہیے لیکن جس بدتر حالت میں کہ موجودہ اسپین نظر آتا ہے وہ عبارات ذیل سے ظاہر ہے۔

(۵) ”اسپین کے کل جنوبی صوبجات سے محنتی اور جفاکش فراغین اور سہو شیا صناعتوں کی بڑی بڑی جماعتیں دفعۃً نکال دی گئیں۔ زراعت کا سب سے عمدہ طریقہ جو اس وقت میں رائج

(۴) یہ صاحب کا مقولہ مندرجہ کتاب اسپینش پنچولا۔ صفحہ ۱۷۔



تہا مسلمانان اسپین کے ہی قابلیت کے باعث تہا جو نہایت جانفشانی اور سخت محنت سے کاشت کرتے اور سینچتے تھے۔ چاول، نیل اور روئی کی کاشت اور ریشم و کاغذ کی دستکاری اونہیں تک محدود تھی۔ اونکے (مسلمانان اسپین) کے اخراج کی وجہ سے یہ کل بائین ایک ہی جھو کے مین مضایع اور اکثر اون مین سے ہمیشہ کے واسطے نیست و نابود ہو گئیں۔ علم و فنون صنعت و حرفت بعض تزلزل کی حالت مین رہ گئے اور اکثر ہمیشہ کے لئے بالکل ٹکٹے ٹکڑے کے بڑے حصے بلا زراعت پڑے رہے۔ کل اضلاع دفعۃً ویران اور اوجڑ ہو گئے اور اس دن تک پھر آباد نہیں ہوئے۔“

(۶) ”غناطہ کی آبادی اب ساٹھ ہزار ہے۔ مورس کے زمانہ مین چار لاکھ تھی۔ دسویں صدی مین قرطبہ دس لاکھ باشندوں۔ تین مساجد۔ نو سو حمام اور چھ سو سرائوں سے معمور تھا اب غلیظ اور دیران جگہ ہے اور تقریباً تیرہ سو ہزار آبادی ہے۔“

(۷) ”مین اسپین کے سب سے اچھے لوگوں (پارساؤں) سے واقف ہوں۔ مین عورتوں اور مردوں کو اپنے جرموں کا اقرار کرتے نہ مین قسمیہ کہتا ہوں کہ نوجوان مردوں اور عورتوں کی پارسائی (عصمت) کے واسطے کوئی شے اتنی خطرناک نہیں ہے جہ قدر کہ اونکا باہمی میل (۸) ”میڈرو (اسپین کا موجودہ دارالسلطنت) کے اعلیٰ اور متوسط درجہ کے لوگوں کے مورلیس (اخلاق) بھٹ ہے بدتر حالت مین ہیں۔ فرقہ پارسیان کی ارم مورلیٹی (بد اخلاقی) اسپین مین ضرب المثل ہے فی الواقع وہ اسکے پوشیدہ رکھنے مین کچھ پردا نہیں کرتے۔“

(۵) اپیش پینیولا۔ صفحہ ۲۷۵-۲۷۶۔

(۶) ہینڈ بک آف اسپین مولف سٹرن فورڈ۔

(۷) ایڈوینس الگنیٹ کیمبلیسزم مولف ریورنڈ جوزف بلکٹ وائٹ صفحہ ۱۳۳۔

(۸) انگلس ٹریلس (انگلز صاحب کا سفر نامہ) جلد اول صفحہ ۱۵۰۔



(۹) "قادر" (Ead-e) مین مارل اور اخلاقی حالت دیگر شہرون سے بھی زیادہ بدتر ہے عورتوں کی عصمت بالکل مفقود ہے اور اسکی کوئی قدر نہیں کرتا۔

(۱۰) ہمارے شرفا و معززین ایسے جاہل اور اباشس ہیں کہ وہ مذہب اور امور مذہبی سے بالکل بے تعلقی ظاہر کرتے ہیں۔ وہ عیاشی اور خبیث اعمالی میں مجبور ہیں اور اپنے فرست کے وقت کو درسی کتب کے پڑھنے میں صرف کرنا نہیں چاہتے جب کہ وہ کتب بینی کرتے ہی ہیں تو سب سے زیادہ اور اعلیٰ درجہ کی (ام مہرل) قسم کی ٹولس اور کم از کم عریز و مرغوب ہیں۔

اسپین کی جانب غرب ایک ملک پر نکال ہے اسکی نسبت ایک یورپین مورخ تحریر کرتا ہے۔ (۱۱) "ہر قسم کے لوگ طہارت اور صفائی سے متنفر معلوم ہوتے ہیں۔

عورت و مرد دونوں فریق کے مورس (اخلاق) بدرجہ غایت خراب ہیں۔ الغرض پورچوگیز رہا شدگان پر نکال کی سوشل حالت اسقدر ذلیل ہے کہ اس سے بدتر عیسائی دنیا میں کسی قوم کی نہوگی۔

اسپین کے اسلامی اور موجودہ زمانہ کا مقابلہ کرنے کے بعد کیا کوئی ذی عقل خیال کر سکتا ہے کہ ترقی کا دار مدار آزادی انسان ہی پر ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ جو حضرات اس آزادی کے ابتک مومند ہیں وہ بھی وجوہات مسطورہ صدر کو ملاحظہ فرما کر ضرور آزادی انسان کے سخت مخالف ہو جائیں گے۔ اگر یہ کھا جاوے کہ اندلوسیا اور ہسپانیہ میں بعد اسلام عورت کو ایسی ہی آزادی تھی جیسی اس زمانہ میں اور اسی بنا براؤنگو چند ہی عرصہ میں ایسی حیرت انگیز ترقی حاصل ہوئی جسکو سکرال یورپ بھی تعجب میں رہ جاتے ہیں تو اس امر کو کتب تواریخ و نیز یورپین مورخین کے اقوال و تحریرات سے ثابت کرنا اشد ضروری ہے نہ تو

(۹) انگلس ٹریس (انگلز صاحب کا سفرنامہ) جلد دوم صفحہ ۱۲۶

(۱۰) ایونجیلین کرسیٹڈم مبلوعدہ ۱۸۵۵ء صفحہ ۱۱۱

(۱۱) میک کلوچ (McCulloch) جلد ۲ صفحہ ۴۳۵



دعویٰ میں معقول دلائل پیش کئے بغیر زبانی صحیح خرچ سے کام نہیں چلتا۔

۷۔ جہان تک میں خیال کرتا ہوں اور تجربہ شہادت دیتا ہے آزادی کی حالت میں نقصانات  
میں کے علاوہ فلاحیت قوم بالکل ممکن نہیں۔ اگر یہ کہا جاوے کہ اسلامی عورتیں ہندوستان  
کی جاہل ہیں اور جہالت کے باعث نقصانات عظیم پیدا ہو گئے ہیں تو کیا پردہ کی حالت میں  
تعلیم ممکن نہیں کیا پردہ مانع تعلیم ہے؟ نہیں پردہ کی حالت میں ہر طرح کی تعلیم ممکن ہے۔ اگر  
کل مسلمانان ہند عورات کی تعلیم و تربیت کی جانب راغب ہو جاویں تو چند عرصہ میں یہاں کی  
عورتیں بجاہل پردہ علوم و فنون کی روشنی سے بہرہ مند ہو کر ہر قسم کی شایستگی حاصل کر سکتے ہیں  
اور پھر ذہن و دکان فرست و قابلیت میں یورپین لیڈرز کے ہم پلہ ہو سکتی ہیں۔ اس تعلیم کی  
بدولت جن عمدہ نتائج و فوائد کثیر کی بظاہر امید معلوم ہوتی ہے وہ ہر ذلیل قیاس کر سکتا ہے  
اگر علم کی بے انتہا روشنی سے عورتوں کے دل و دماغ منور نہ کئے گئے اور انکی روحانی و اخلاقی  
سوشل و تمدنی حالت کی اصلاح کامل نہ ہوئی اور انکو خلافت شرع آزادی دی گئی تو جہالت کی حالت  
میں مرد و عورت دونوں العوام کا لانا نام کے مصداق ہو کر ایسی ایسی مصیبت و ذنوب میں مبتلا  
ہو گئے جنکے سننے سے ایام جاہلیت کے عرب بھی شرمنا و گئے اور سوقت کشت خون کے عدا  
روزمرہ عدالتوں میں مردوں اور عورتوں کی جانب سے سوائے طلاق وغیرہ کے نئے نئے  
قسم کے اس قدر مقدمات دائر ہوا کریگے کہ انکے انفصال سے عدالتیں بھی تنگ ہو جائیگی  
اور جرح یورپین آجکل بلا شرم و حیا عصمت مآب لیڈرز کی فحش و زنا نم اور لیڈرز جنٹلمین کے  
اندرونی زرائع حکام کے روبرو ظاہر کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے اسی طرح بربروں  
کی حالت میں ہند کے مسلمان مرد و عورت کی آئندہ قسمت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ اگر  
بعض محال تسلیم ہی کر لیا جاوے کہ عورتیں آزادی اور بے پردگی کی بدولت علوم و فنون  
کے اعلیٰ مدارج شجاعت بہادری صحت و تندرستی فراست و دانائی تجربہ کاری و توانائی  
غرض کہ ہر وہی کی ہر ڈگری کو اس درجہ حاصل کر سکتی ہیں جو پردہ کی حالت میں کسی طرح ممکن



ہنہین تو ذرا ان مفاد کو اون مفاد کے مقابل جبکہ آئندہ اندیشہ کیا جاسکتا ہے عدل کی نظر  
میں تو لکچرہ انصاف سے ملاحظہ کیجئے کہ کونسا پلہ بہاری رہیگا ہر دوسرے کے اون نقصانات  
عظیم کے مقابل یہ فوائد پانگ بہر بھی وقت نہ رکھیں اور اگر یہ بھی مان لیا جاوے کہ اس  
آزادی میں جو فلاح داریں کسی قسم کا نقصان نام کو بھی مقصود نہ ہنہین تو کیا اسکے ساتھ ہی بھی قیاس  
میں آسکتا ہے کہ اوسکی بدولت قوم کا ہر ادنیٰ داعی - امیر و غریب - جاہل و عالم سب اپنی موجودہ  
حالت کو سنبھال کر متول و ثروت کا جامہ پہن لیا اور افلاس کا نام و نشان بھی ہم میں باقی  
نہ رہیگا - ہنہین - ممکن ہنہین - اگر اسوقت افلاس کی مصیبت شکل لئے اپنا دبنا چہرہ دکھایا اور  
آزاد بے پردہ عورتوں کو مستایا تو جو حالت انگلستان کے مفلس عورتوں کی اسوقت نظر  
آتی ہے اوس سے بدتر ہندوستان کی عورتوں کی بھی ہو جاوے گی -

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انگلستان کی مفلس عورتوں کی کیا حالت ہے ؟  
اسکے جواب میں اسے - ڈی سائمن کی تحریر کے چند فقرات ذیل میں درج کئے جاتے  
ہیں جو ولایت کی تنگ دست عورتوں کی زبون حالت کا فوٹو کہنیک ہمارے انتباہ کی واسطے  
کافی ہو گئے ہیں اور انگلیان (میر مطلب) اور غریب اور نوجوان عورتوں سے ہے کہ جن کی  
شادی ہو گئی ہے یا جو ہنوز کوا رہی ہیں (اپنی خاوندوں اور والدین کے روبرو فعل مذموم  
کی مرتکب ہوتی ہیں وہ اپنی عصمت سے بیش بہا چیز کو اون تھوڑے سے دامن کی عوض  
بیچتے ہیں کہ اونکے تمام دن کی اجرت سے ملکر اون کی ذلیل خوراک کی واسطے کافی ہو جاوے۔۔۔  
..... اگر یہ خاص عورت ایسی مصیبت - ایسی تکلیف اور ایسی فاکہ کشی میں ثابت قدم رہی  
تو بچہ کو چاہیئے کہ اوسکو اس جماعت سے مستثنیٰ کر دوں کیونکہ ایسا شاذ و نادر ہوتا ہے اگر چہ  
عورت نیک سے تو کل جماعت نیک ہنہین ہو سکتی ہے - ایک کا حکم کل جماعت پر ہنہین عام  
ہو سکتا - جب میں یہ جانتا ہوں کہ اس جماعت کی عورتیں ایسی مصیبت میں اپنی عصمت ضائع  
کرتی ہیں تو اوسکا الزام میں کہی اس جماعت پر نہ رکھوں گا کیونکہ وہ مجبوری کے ہاتھوں میں



گرفتار ہے ..... لندن میں تیش ہزار عورتیں صرف سلائی پر گزار کر رہتی ہیں  
 ان میں بارہ ہزار ایسی ہیں جنکی عمر پچیس سال سے کم ہے اور اس میں نوے فی صدی ایسی تھی  
 ہیں کہ اس بات کے جاننے سے پیشتر کہ نہ کاری کیا چیز ہے سخت ضرورت کے سبب بدکاری  
 میں پہن جاتی ہیں۔ انھی ہزار بدکار لڑکیاں لندن کی گلیوں میں ماری ماری پھرتی ہیں اور کو  
 دیکھ کر ایک اجنبی یہ سوال کرے گا کہ یہ فوج کی فوج کا حشہ لڑکیوں کی کہاں سے آئی؟ اسے  
 سوال کرنا لے! اسکا جواب تمکو سینے والوں کی فرست میں ملیگا ہمارے پادری صاحب  
 پلپٹ (ڈیپری) پر کھڑے ہو کر عورتوں کی پاکبازی کی بہت کچھ تعریف کرتے ہیں لیکن وہ نہیں  
 جانتے کہ ہزار ہا لڑکیاں گلی کوچوں میں ایسی پھرتی ہیں جو نیکی کے سیدھے راستے کو چھوڑ کر بدی  
 کے غلیظ گلیوں میں اپنی روزی تلاش کرنے میں مشغول ہیں۔ اسکا الزام غریب اور بیچارے  
 لڑکیوں پر لگانا کبھی جائز نہ ہوگا کیونکہ نہ تو ان میں اسقدر قدرت ہے اور نہ کوئی رنجش لانا  
 ہے کہ وہ پاکبازی کی سیدھی راہ پر چلے جاویں ..... اسے داعظہ دیو اور جن کو  
 واسطے تمہکو دوسرے عالم میں نہ جانا چاہیے۔ کیونکہ یہ دونوں چیزیں زمین کے اس پردے  
 پر موجود ہیں۔ دونوں اس برائے نام مذہب ملک کو گمراہ کر رہے ہیں اور دونوں اس دنیا  
 کو دوزخ بنانے میں دل و جان سے مشغول ہیں۔ انوس جسم و جان کے ہلاک کرنے  
 والے دیو اور جنوں نے اس دنیا میں ہمارے ساتھ اپنی بود و باش اختیار کی ہے۔ اور جنوں  
 جانوروں کی طرح مرد و عورت اور بچوں کے خون سے اپنا پیٹ بھرتے ہیں وہ آدم خورین  
 و زہات انسان کے شکار میں مصروف ہیں۔ وہ تمام ملک میں بدکاری پہیلاتے ہیں گلیوں  
 اور کوچوں کو مفلس اور بے نصیب عورتوں سے بھرتے ہیں۔ صد ہا مہمون کو جیلنا نہ بھیجتے  
 ہیں اور ہزار ہا بدکاروں سے کارخانوں کو پر کرتے ہیں۔

اگرچہ سامن کی یہ تحریر کی قدر حد اعتدال سے گزر کر زیادتی کا پہلو لئے ہوئے ہے  
 اور نہ ہمارا انگلستان کی نسبت ایسی بدگمانی کرنا کیطرح زیبا ہے۔ لیکن اس میں بھی کچھ شک



نہیں کہ آزادی و اخلاص کی موجودگی میں عورتوں کی عفت و عصمت کا قایم رہنا سراپا دشوار بلکہ  
 بعض مواقع پر ناممکن ہے اس کیفیت کے معلوم ہونے کے بعد کیا کوئی آزادی کو کسی حالت  
 میں عمدہ خیال کر کے جابر قرار دیکتا ہے۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ حضرات! عورت اور مرد کی مثال  
 بعینہ آگ اور بارود کی سی ہے ممکن نہیں کہ دونوں یکجا صحیح ہو کر محفوظ رہیں۔ النساء حبائل  
 الشیطان فی الواقع عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں عورتوں کے ہی ذریعہ سے شیطان مردوں  
 کو دام تزدیر میں بہا کرتا ہے۔ کراسٹم نے بالعموم علمائے مسیحی کی رائے عورت کی نسبت  
 یہ بیان کی ہے کہ عورت ایک ایسی بلا ہے جس سے گریز ممکن نہیں اور ایک قدرتی مغوی اور ایک  
 مرغوب آفت اور ایک خانگی فتنہ اور ایک مہلک سحر اور ایک رنگین بلا ہے (دیکھو تنقید الکلام باب  
 ۴۴ مصنفہ مسٹر امیر علی سی۔ آئی۔ اسی) جب خود عیسائی لوگ عورتوں کی نسبت ایسے خیال کہتے  
 ہوں کہ وہ ایک بلا ہے اور ان سے بچنا ممکن نہیں تو حیف ہے کہ ان مسلمانوں پر جو عیسائیوں  
 کے اتباع میں عورتوں کو بے پردہ ہونے اور باہر نکلنے کی برعینہ دین اور حد حریفہ سے  
 ان حضامیان دین پر کہ چوبلا سمجھے ان کی رائے سے اتفاق کرنے لگیں اور عورتوں کو چاہے ضلالت  
 میں ڈال دیں۔ اولاً اسلام نے ہی پردہ کی اصل بنیاد قیام کی اور دیکھا دیکھی دیگر اقوام نے ہی اس کے  
 کثیر المنافع عمدہ نتائج اور بے انتہا خوبیوں پر لحاظ کر کے اس کو قبول کیا۔ اب اس کو خراب سمجھ کر بعض  
 مسلمانوں نے ہی ترک کرنا چاہا۔ چو کہ از کتبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانانی و اسلام نے پردہ رکھا اور  
 بعض ناہم فہمت اندیش مسلمانان حال نے اس سے منحرف ہو کر پردہ درسی کرنا چاہا۔ شرم! شرم!  
 شرم!!! اسی مخالف پردہ!

تانہ در پردہ ات را پردہ در

تا توانی پردہ بخلقت در

مجھے امید ہے کہ مسلمانان ہند بے پردگی کے خراب نتائج پر غور فرما کر اسکی ترویج کو کیسے اور کسی  
 حالت میں روانہ نہ کہیں گے اور مخالفین کے عقائد و رباب آزادی انسان کیسے چر فصل و حسن تصور  
 نہ کریں گے۔ دما علینا الا الباطل۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم



## تقریباً از نتیجہ فکر جناب منشی سید محمد ذاکر علیہ السلام اگر محافظہ دفتر نشر کی اگر

آج بحسن اتفاق رسالہ امۃ الحجاب ہماری نظر سے گذرا اور ہم نے ابتدا سے انتہا تک بظرف غور و تحقیق بخوبی او کو دیکھا ماسیما اشارۃ اللہ چہ ہم بدور ہمارے لائق اور عزیز دوست منشی معین الدین صاحب نے مصنفون پردہ نسوان بعنوان برگزیدہ و طرز پسندیدہ مشروحاً خوب ہی زیب قلم فرمایا ہے اور نہایت شہ و مد کے ساتھ لازمی اور ضروری ہونا پر دوسے کا آیات قرآنی و احادیث نبوی سے ثابت کر دیا ہے۔ - مرحبا این کار از تو آید و مردان چشمن کنند۔ - قطع نظر اسکے اکثر مقامات پر یورپین مورخین کی عمدہ شہادتوں کا حوالہ دیکر اس امر کو با حسن الوجہہ پایہ ثبوت کو پہنچا دیا ہے کہ اسلام جس تہذیب و اخلاق کا سبق فی زمانہ دے رہا ہے وہ دوسری قوموں کو خواب میں بھی نصیب نہیں۔ - پردہ فی الواقع شرعی ہے اور اسلامی عورات سب کے لئے سخت ضروری بمصدقہ ۵

دنیا میں جو عورات ہیں باعفت و عصمت	لاریب وہ نہیں پردے کی شرکاء و ہم دروت
پردے سے خلافت کی نگاہوں میں نہ آتا	ہوتی ہے سدا عورتوں کی عورت و وقت
موتی جو صدف سے ہوا باہر تو ملا کسب	بکنا پہرا پردے سے غفلت کی بدولت
آزادی ہی جو تھوون کا شیوہ وہ نہیں کہو	کس طرح جہان میں ہیں گرفتار مذلت
مالے کوئی یا کوئی نہ مانے میرا کہنا	پھر کہتا ہوں نسوان کو ہی پردے کی ضرورت

علاوہ اسکے اس نایاب مصنفون کے تسلسل میں یہ پردگی کے نتائج قدیم بھی نہایت ہی لیاقت اور متانت کے ساتھ آشکارا کر دئے ہیں اور جن ممالک میں آزادی اور پردگی کا رواج ہے وہاں کے اخلاق کی بدتر حالت کا فوط بھی کہیں چکر قوم کے رویہ پیش کر دیا ہے۔ - القصہ یہ مصنفون بے بہا قوم کی معلومات کے واسطے عمدہ اور اعلیٰ ذریعہ ہے۔ - اب میں خوش ہو کر منشی معین الدین صاحب کو مبارکباد مع اس مژدہ طرب انگریز کے کیوں ندون کہ مولوی محب حسین صاحب ایڈیٹر برہمہ معلم نسوان جو ایک مرد سنجیدہ اور منصف اور



مشہور نزدیک و دور بین پابندی اپنے قول صحیحہ کے مبلغ سوز و پیک کی رقم انعامی جسکے دین کا وعدہ فرمایا تھا بے غدر و تامل منشی صاحب ممدوح کو مرحمت فرمائے۔ اگرچہ بلحاظ اس کے کہ منشی صاحب نے اپنی ذاتی لیاقت اور عزیز وقت اس معاملہ میں بہت صرف کیا ہے یہ رقم ایسی کثیر نہیں ہے مگر خیر انچہ از دوست پر سزا چکاوست پھر ہزار غنیمت ہے اور مجھے یہ بھی امید ہے کہ مولوی انصاف علاوہ عطا کئے رقم قومہ بالا کے منظر انصاف اپنے ذات مقدس کو دائم تزیین آزادی سے رہا فرما کر خود بھی بصدق دل مقلد مقصود پر وہ ہونگے خدا کرے ایسا ہی ہو آمین ثم آمین ❖

## آفتاب پریس

اس مطبع میں ہر قسم کی عربی۔ فارسی۔ اردو۔ ناگری۔ کتابیں بہت عمدہ اور خوشخط بکفایت طبع ہوتی ہیں جن حضرات کو کچھ طبع کرانا منظور ہو وہ خاکسار سے بذریعہ خط و کتابت طے کر سکتے ہیں ❖

المشہور  
محمد نذیر حسین مالک ہر قسم مطبع آفتاب پریس محلہ کچھ بنگیات آگرہ







15775 1945-10

This book was taken from the Library on the date last stamped. A fine of 1 anna will be charged for each day the book is kept over time.



URDU STACKS





UNGU STACKS  
 496544  
 5079  
 1192  
 50  
 راه انجیاب  
 The under  
 lie to take  
 A. Me  
 B. M  
 C.

**ALIC**

The under mentioned shall  
be taken to take books the Library :-  
A. Members of the Court.  
B. Members of the University teach-  
ing staff, including the Librarian.  
Students on the rolls of the  
University or the rolls of the  
sons, whether commencing  
admission or not, who  
are students of the

- Members of the University staff, including the Librarian, may borrow books for their own use on the following conditions:
1. Other persons, whether connected with the University or not, who have obtained special permission of the Vice-Chancellor on deposit of Rs. 25.
  2. The maximum number of books that may be borrowed at any one time is—  
[in Rule 2] { A & B...2 volumes  
                  C...15  
                  D...4 & M, Sc, 2  
                  E...14 days  
                  F...14 days  
                  G...14 days  
                  H...14 days  
                  I...14 days  
                  J...14 days  
                  K...14 days  
                  L...14 days  
                  M...14 days  
                  N...14 days  
                  O...14 days  
                  P...14 days  
                  Q...14 days  
                  R...14 days  
                  S...14 days  
                  T...14 days  
                  U...14 days  
                  V...14 days  
                  W...14 days  
                  X...14 days  
                  Y...14 days  
                  Z...14 days  
                  AA...14 days  
                  AB...14 days  
                  AC...14 days  
                  AD...14 days  
                  AE...14 days  
                  AF...14 days  
                  AG...14 days  
                  AH...14 days  
                  AI...14 days  
                  AJ...14 days  
                  AK...14 days  
                  AL...14 days  
                  AM...14 days  
                  AN...14 days  
                  AO...14 days  
                  AP...14 days  
                  AQ...14 days  
                  AR...14 days  
                  AS...14 days  
                  AT...14 days  
                  AU...14 days  
                  AV...14 days  
                  AW...14 days  
                  AX...14 days  
                  AY...14 days  
                  AZ...14 days  
                  BA...14 days  
                  BB...14 days  
                  BC...14 days  
                  BD...14 days  
                  BE...14 days  
                  BF...14 days  
                  BG...14 days  
                  BH...14 days  
                  BI...14 days  
                  BJ...14 days  
                  BK...14 days  
                  BL...14 days  
                  BM...14 days  
                  BN...14 days  
                  BO...14 days  
                  BP...14 days  
                  BQ...14 days  
                  BR...14 days  
                  BS...14 days  
                  BT...14 days  
                  BU...14 days  
                  BV...14 days  
                  BW...14 days  
                  BX...14 days  
                  BY...14 days  
                  BZ...14 days  
                  CA...14 days  
                  CB...14 days  
                  CC...14 days  
                  CD...14 days  
                  CE...14 days  
                  CF...14 days  
                  CG...14 days  
                  CH...14 days  
                  CI...14 days  
                  CJ...14 days  
                  CK...14 days  
                  CL...14 days  
                  CM...14 days  
                  CN...14 days  
                  CO...14 days  
                  CP...14 days  
                  CQ...14 days  
                  CR...14 days  
                  CS...14 days  
                  CT...14 days  
                  CU...14 days  
                  CV...14 days  
                  CW...14 days  
                  CX...14 days  
                  CY...14 days  
                  CZ...14 days  
                  DA...14 days  
                  DB...14 days  
                  DC...14 days  
                  DD...14 days  
                  DE...14 days  
                  DF...14 days  
                  DG...14 days  
                  DH...14 days  
                  DI...14 days  
                  DJ...14 days  
                  DK...14 days  
                  DL...14 days  
                  DM...14 days  
                  DN...14 days  
                  DO...14 days  
                  DP...14 days  
                  DQ...14 days  
                  DR...14 days  
                  DS...14 days  
                  DT...14 days  
                  DU...14 days  
                  DV...14 days  
                  DW...14 days  
                  DX...14 days  
                  DY...14 days  
                  DZ...14 days  
                  EA...14 days  
                  EB...14 days  
                  EC...14 days  
                  ED...14 days  
                  EE...14 days  
                  EF...14 days  
                  EG...14 days  
                  EH...14 days  
                  EI...14 days  
                  EJ...14 days  
                  EK...14 days  
                  EL...14 days  
                  EM...14 days  
                  EN...14 days  
                  EO...14 days  
                  EP...14 days  
                  EQ...14 days  
                  ER...14 days  
                  ES...14 days  
                  ET...14 days  
                  EU...14 days  
                  EV...14 days  
                  EW...14 days  
                  EX...14 days  
                  EY...14 days  
                  EZ...14 days  
                  FA...14 days  
                  FB...14 days  
                  FC...14 days  
                  FD...14 days  
                  FE...14 days  
                  FF...14 days  
                  FG...14 days  
                  FH...14 days  
                  FI...14 days  
                  FJ...14 days  
                  FK...14 days  
                  FL...14 days  
                  FM...14 days  
                  FN...14 days  
                  FO...14 days  
                  FP...14 days  
                  FQ...14 days  
                  FR...14 days  
                  FS...14 days  
                  FT...14 days  
                  FU...14 days  
                  FV...14 days  
                  FW...14 days  
                  FX...14 days  
                  FY...14 days  
                  FZ...14 days  
                  GA...14 days  
                  GB...14 days  
                  GC...14 days  
                  GD...14 days  
                  GE...14 days  
                  GF...14 days  
                  GG...14 days  
                  GH...14 days  
                  GI...14 days  
                  GJ...14 days  
                  GK...14 days  
                  GL...14 days  
                  GM...14 days  
                  GN...14 days  
                  GO...14 days  
                  GP...14 days  
                  GQ...14 days  
                  GR...14 days  
                  GS...14 days  
                  GT...14 days  
                  GU...14 days  
                  GV...14 days  
                  GW...14 days  
                  GX...14 days  
                  GY...14 days  
                  GZ...14 days  
                  HA...14 days  
                  HB...14 days  
                  HC...14 days  
                  HD...14 days  
                  HE...14 days  
                  HF...14 days  
                  HG...14 days  
                  HH...14 days  
                  HI...14 days  
                  HJ...14 days  
                  HK...14 days  
                  HL...14 days  
                  HM...14 days  
                  HN...14 days  
                  HO...14 days  
                  HP...14 days  
                  HQ...14 days  
                  HR...14 days  
                  HS...14 days  
                  HT...14 days  
                  HU...14 days  
                  HV...14 days  
                  HW...14 days  
                  HX...14 days  
                  HY...14 days  
                  HZ...14 days  
                  IA...14 days  
                  IB...14 days  
                  IC...14 days  
                  ID...14 days  
                  IE...14 days  
                  IF...14 days  
                  IG...14 days  
                  IH...14 days  
                  II...14 days  
                  IJ...14 days  
                  IK...14 days  
                  IL...14 days  
                  IM...14 days  
                  IN...14 days  
                  IO...14 days  
                  IP...14 days  
                  IQ...14 days  
                  IR...14 days  
                  IS...14 days  
                  IT...14 days  
                  IU...14 days  
                  IV...14 days  
                  IW...14 days  
                  IX...14 days  
                  IY...14 days  
                  IZ...14 days  
                  JA...14 days  
                  JB...14 days  
                  JC...14 days  
                  JD...14 days  
                  JE...14 days  
                  JF...14 days  
                  JG...14 days  
                  JH...14 days  
                  JI...14 days  
                  JJ...14 days  
                  JK...14 days  
                  JL...14 days  
                  JM...14 days  
                  JN...14 days  
                  JO...14 days  
                  JP...14 days  
                  JQ...14 days  
                  JR...14 days  
                  JS...14 days  
                  JT...14 days  
                  JU...14 days  
                  JV...14 days  
                  JW...14 days  
                  JX...14 days  
                  JY...14 days  
                  JZ...14 days  
                  KA...14 days  
                  KB...14 days  
                  KC...14 days  
                  KD...14 days  
                  KE...14 days  
                  KF...14 days  
                  KG...14 days  
                  KH...14 days  
                  KI...14 days  
                  KJ...14 days  
                  KK...14 days  
                  KL...14 days  
                  KM...14 days  
                  KN...14 days  
                  KO...14 days  
                  KP...14 days  
                  KQ...14 days  
                  KR...14 days  
                  KS...14 days  
                  KT...14 days  
                  KU...14 days  
                  KV...14 days  
                  KW...14 days  
                  KX...14 days  
                  KY...14 days  
                  KZ...14 days  
                  LA...14 days  
                  LB...14 days  
                  LC...14 days  
                  LD...14 days  
                  LE...14 days  
                  LF...14 days  
                  LG...14 days  
                  LH...14 days  
                  LI...14 days  
                  LJ...14 days  
                  LK...14 days  
                  LL...14 days  
                  LM...14 days  
                  LN...14 days  
                  LO...14 days  
                  LP...14 days  
                  LQ...14 days  
                  LR...14 days  
                  LS...14 days  
                  LT...14 days  
                  LU...14 days  
                  LV...14 days  
                  LW...14 days  
                  LX...14 days  
                  LY...14 days  
                  LZ...14 days  
                  MA...14 days  
                  MB...14 days  
                  MC...14 days  
                  MD...14 days  
                  ME...14 days  
                  MF...14 days  
                  MG...14 days  
                  MH...14 days  
                  MI...14 days  
                  MJ...14 days  
                  MK...14 days  
                  ML...14 days  
                  MM...14 days  
                  MN...14 days  
                  MO...14 days  
                  MP...14 days  
                  MQ...14 days  
                  MR...14 days  
                  MS...14 days  
                  MT...14 days  
                  MU...14 days  
                  MV...14 days  
                  MW...14 days